فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ جناب صوفی غلام محمد صاحب کو ایڈریس اور دعوت (طلباء و متحصلین مدرسہ احمدیہ کی طرف سے) صفحہ ۱

مجلس مشاورت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد ۔ ۔ صفحہ ۲

خواجہ حسن نظامی صاحب کی کرامات (آسمانی اور زمینی انسان میں فرق) صفحہ ۲-۳

زمیندار کی ایک غلط بیانی کی تردید .. .. .. صفحہ ۴

پیغام صلح کا بے جا استفسار .. .. ؍؍

خطبہ جمعہ (برکات رمضان سے فائدہ اُٹھاؤ) صفحہ ۵

بریڈلا ہال لاہور میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی تقریر کے متعلق ایک معزز غیر احمدی رئیس کا اظہار رائے۔ صفحہ ۶

کیا حضرت عیسیٰ ؑ رمضان کی ستائیس کو نازل ہونگے .. .. صفحہ ۷

سرگودھا میں جلسہ خواتین .. .. ؍؍

زکوٰۃ و صدقات .. .. صفحہ ۸

قابل توجہ جناب پوسٹماسٹر جنرل ڈاکخانجات پنجاب .. .. صفحہ ۹

اشتہارات صفحہ ۱ خبریں .. .. .. صفحہ ۱۲

مدینۃ المسیح

۲۰ مارچ ۔ حکیم محمد عمر صاحب نے اپنے مکان کی تعمیر کی خوشی میں بہت وسیع پیمانہ پر احمدی اصحاب کو دعوت دی ۔ اور بارہ سو کے قریب افراد کو عمدہ کھانا کھلایا ۔ دعوت کا انتظام جناب میر محمد اسحٰق صاحب نے کیا ۔ جو بہت عمدہ اور قابل تعریف تھا ۔

۲۱ مارچ ۔ نماز عصر کے بعد اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول کی طرف سے حضرت نواب صاحب کے باغ میں جناب صوفی غلام محمد صاحب کو شاندار گارڈن پارٹی دیگئی ۔ سید محمود اللہ شاہ صاحب بی اے نے اردو میں قابل ستائش ایڈریس پڑھا ۔ جس کے جواب میں صوفی صاحب تقریر فرما ہی رہے تھے کہ مغرب کی اذان ہو گئی اور روزہ افطار کرنے کے لئے انہیں اپنی تقریر بند کرنی پڑی ۔ یہ تقریر آئندہ انشاء اللہ درج کی جائیگی ۔

۲۲ مارچ شام کو لجنہ اماء اللہ نے جناب صوفی صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ کو پارٹی دی اور ایڈریس پیش کیا ۔ صوفی صاحب نے جواب دیا ۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی مختصر تقریر فرمائی ۔

جناب صوفی غلام محمد صاحب کو ایڈریس اور دعوت طلباء و متحصلین مدرسہ احمدیہ کی طرف سے

۱۹ مارچ بعد نماز عصر مدرسہ احمدیہ کے ایک کمرہ میں طلباء اور متحصلین مدرسہ احمدیہ نے جناب صوفی غلام محمد صاحب بی اے مبلغ ماریشس کو شاندار دینی خدمات سرانجام دینے کے بعد واپس تشریف لانے پر جو دعوت دی ۔ اس کا افتتاح صاحبزادہ مرزا حافظ ناصر احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے تلاوت قرآن کریم سے کیا ۔ اور ملک عبد العزیز صاحب نے درثمین کی ایک نظم پڑھی ۔ اس کے بعد طلباء مدرسہ احمدیہ کی طرف سے مولوی برکت علی صاحب نے اور متحصلین مدرسہ احمدیہ کی طرف سے شیخ محمود احمد صاحب نے اردو میں ایڈریس پڑھے ۔ جن میں صوفی صاحب کی خدمات کا اعتراف بہت عمدہ پیرایہ میں کیا گیا تھا ۔

جناب صوفی صاحب نے نہایت خوش الحانی اور بلند آواز کے ساتھ

تلاوت قرآن کریم کرنے کے بعد مجسم رقت ہونے کی حالت میں سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی تقریر کی ۔ تقریر ہو رہی تھی ۔ کہ مغرب کی اذان ہو گئی ۔ اور روزہ افطار کرنے کی خاطر نہ صرف انہیں اپنی تقریر ختم کرنی پڑی ۔ بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بھی تقریر نہ فرما سکے ۔

جناب صوفی صاحب نے حسب ذیل تقریر فرمائی:۔

حضرت صاحب اور احباب ۔ میں ایڈریس دینے والے طلباء مدرسہ احمدیہ اور متعلقین مدرسہ احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے متعلق ایسے خیالات ظاہر فرمائے ہیں ۔ جو ان کی حسن ظنی پر مبنی ہیں ۔ اور میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں ۔ کہ دعا کریں کہ خدا تعالےٰ ان الفاظ کو میرے حق میں درست کرے ۔ گویا میرے لئے یہ دعا کے کلمات ہیں ۔ میں اپنے آپ کو ان کا اہل نہیں پاتا ۔ اور بعض اوقات چونکہ انسان اپنی لفاظیت اور تعریف کرتے میں حد سے بڑھ جاتا ہے ۔ اور یہ فطرت کا تقاضا ہے ۔ کہ جب انسان کسی ایک کام کی طرف توجہ کرتا ہے ۔ تو اس میں بڑھ جاتا ہے اس لئے میں درخواست کرتا ہوں ۔ کہ آپ صاحبان دعا کریں ۔ کہ جو الفاظ میرے متعلق کہے گئے ہیں ۔ ان کا مجھے اہل بنائے ۔ میں نے جو کچھ کیا ۔ میں نے کچھ نہیں کیا ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کی حالت دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (یہ الفاظ منہ سے نکالتے ہوئے صوفی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کا مبارک زمانہ یاد آ گیا ۔ جس سے اس قدر دل بھر آیا ۔ کہ رو پڑے ۔ اور پھر ضبط کر کے کہا) آپ کو خدا تعالیٰ نے بھیجا ۔ اور آپ کے ساتھ خدا تعالیٰ نے جو وعدے فرمائے ۔ ان میں سے ایک یہ تھا ۔ انی معین من اراد اعانتک ۔ میں اس کا مددگار ہونگا ۔ جو تیری مدد کا ارادہ کریگا ۔ میں نے اپنے دل میں ہمیشہ حضرت صاحب کی اعانت کا ارادہ رکھا ۔ اور خدا تعالیٰ نے ہر موقعہ پر میری مدد کی ۔ پس میرا کچھ نہیں ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا تعالیٰ کے وعدے تھے ترقی کے ۔ اور میں ان کو مدنظر رکھ کر یہ دعا مانگتا رہا ۔ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۵ (۳ ۔ ۱۹۲)

مجھے یاد ہے ۔ جب علی گڑھ پڑھتا تھا ۔ اور ایک دفعہ وہاں سے آیا ۔ تو اس سال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تبلیغ کی طرف بہت توجہ تھی ۔ آپ نے خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کی تحریک کی ۔ اور فرمایا ۔ کون کون اس کام کے لئے زندگی وقف کرتا ہے ۔ اس وقت میں نے اور ماسٹر محمد دین صاحب نے حکیم فضل الدین صاحب مرحوم کے مکان میں بیٹھ کر جو مہمان خانہ کے اوپر تھا ۔ ایک ہی کاغذ پر لکھا تھا ۔ کہ ہم خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرتے ہیں ۔ آپ ہمیں جہاں چاہیں امریکہ یا افریقہ بھیج دیں ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہماری درخواست مفتی محمد صادق صاحب کو دے دی تھی ۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وصال ہو گیا تو مجھے ڈر پیدا ہوا ۔ کہ میں ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤں ۔ جو منافق ہوتے ہیں ۔ کہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں ۔ اس وقت میں نے حضرت مولوی صاحب کو لکھا (یہ الفاظ کہتے ہوئے بھی رقت طاری ہو گئی ۔ اور آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے) آج کل کی اصطلاح میں نہیں جانتا ۔ اس وقت ہم خلیفہ اول کا ذکر حضرت مولوی صاحب کے الفاظ میں کیا کرتے تھے ۔ انہوں نے فرمایا ہمارا تمہارے متعلق یہ ظن نہیں ہے ۔ جب یورپ کی لڑائی شروع ہوئی تو اگست ۱۹۱۴ء میں کینیا والوں کی طرف سے درخواست آئی کہ یہاں کوئی ایسا آدمی بھیجو ۔ جو انگریزی خواں ہو ۔ اور قرآن جانتا ہو ۔ انہوں نے بارہ سو روپیہ بھی بھیج دیا اخراجات کے لئے ۔ وہاں مجھے بھیجنے کی تجویز ہوئی ۔ لیکن جب گورنمنٹ سے پاسپورٹ کی درخواست کی گئی ۔ تو منظور نہ ہوئی ۔ کیونکہ جنگ شروع تھی ۔ ان دنوں ریویو انگریزی کے ماریشیس پہنچنے کی وجہ سے جو وہاں ایک رسالہ کے تبادلہ میں جاتا تھا ۔ وہاں کے کچھ لوگوں کو سلسلہ احمدیہ سے واقفیت ہوئی ۔ اور انہوں نے خط لکھے ۔ وہ چونکہ نہ جانتے تھے ۔ کہ پیغامی کیا ہوتے ہیں ۔ اور مبائعین کیا ۔ اس لئے مسٹر نوردیا نے یہاں بھی لکھا ۔ اور لاہور بھی ۔ انہی دنوں وہاں ایک شخص سید امیر حسین صاحب سارجنٹ تھے ۔ ان سے مباحثہ ہوا تھا ۔ مولوی ان سے چالاکی سے یہ کہلانا چاہتے تھے ۔ کہ حدیث سے انکار کر دیں ۔ حالانکہ وہ یہ کہتے تھے ۔ کہ ہم قرآن کے بعد احادیث مانتے ہیں ۔ غرض مسٹر نوردیا نے خط لکھا ۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے مجھے فرمایا ۔ جانے کے لئے تیاری کرو ۔ میں نے تیاری کی ۔ اور پاسپورٹ مل گیا ۔ اور میں روانہ ہو گیا ۔ مجھے افسوس ہے ۔ کہ میں اپنے ایک دوست کی آرزو پوری نہیں کر سکا ۔ وہ دوست میر محمد اسحٰق صاحب ہیں ۔ انہوں نے مجھے کہا تھا ۔ جاتے ہو ۔ تو آگے ہی بڑھتے جانا ۔ خدا نے چونکہ آپ اصحاب کی زیارت کا شرف بخشنا تھا ۔ اس لئے میں واپس آ گیا ۔ اس عرصہ میں بہت سے احباب جنہیں مجھ سے محبت تھی ۔ اور مجھے ان سے محبت تھی ۔ جیسے میر ناصر نواب صاحب (اس موقعہ پر بھی رو پڑے) ایسا ہی ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب ۔ چوہدری نصر اللہ خان صاحب اور بہت سے اصحاب جیسے مولوی محمد عارف صاحب ۔ مولوی ام محمد صاحب امرتسری کئی اور بھی اصحاب ہونگے ۔ جن کے مجھے اس وقت نام یاد نہیں ہیں ۔ ہم سے جدا ہو گئے ۔ اور میں ان کی زیارت نہ کر سکا ۔ مگر یہ خدا کا فضل ہے ۔ کہ آپ بزرگوں کی زیارت کا شرف حاصل ہو گیا ۔ آپ سے میں دعا کی درخواست کرتا ہوں ۔ کہ میں نے وہ وعدے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر کئے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا ۔ انہیں پورا کرنے کی توفیق دے ۔

میں پھر آپ حضرات کا اور حضرت صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میرے لئے اتنی تکلیف فرمائی ۔ اور اسی بات پر اپنی تقریر ختم کر کے بیٹھ جاتا ہوں ۔

نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ارشاد

۱۵ مارچ کے الفضل میں احباب مجلس مشاورت کے نمائندگان کے ۔۔۔ اعلان ملاحظہ فرما چکے ہیں ۔ اب میں احباب کی توجہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ان ہدایات کی طرف پھیرتا ہوں ۔ جو حضور نے پچھلی مجلس مشاورت کے موقعہ پر انتخاب نمائندگان کے متعلق جماعت کی راہنمائی کے لئے فرمائی تھیں ۔ حضور نے فرمایا ۔ احمدی جماعتوں کو ایسے لوگوں کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ جو واقعہ میں نمائندے کہلا سکیں ۔ میں دیکھتا ہوں ۔ کہ بعض جماعتوں میں سے ایک ایسے شخص کو نمائندہ کر کے بھیج دیا جاتا ہے ۔ جس کی آواز جماعت میں کوئی اثر نہیں رکھتی ۔ اس کے متعلق محض یہ دیکھا جاتا ہے ۔ کہ اس وقت فارغ کون ہے ۔ پھر خواہ روزانہ مشوروں میں کبھی اس سے مشورہ نہ لیا جاتا ہو ۔ اور اس کی رائے کو کچھ وقعت نہ دی جاتی ہو محض اس لئے کہ کہیں اور کام میں لگا ہوا نہیں ۔ اسے مجلس مشاورت کے لئے بھیج دیا جاتا ہے ۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے ۔ کہ ایک جماعت کا امیر تو نہیں آتا ۔ اور کسی دوسرے کو بھیج دیتا ہے ایسے لوگ نہیں جانتے ۔ کہ اس طرح نہ صرف جماعت کے مشورہ کو نقصان پہنچتا ہے ۔ بلکہ خدا تعالیٰ نے جو نظام مقرر کیا ہے ۔ اس کو بھی نقصان پہنچتا ہے ۔ اور اس طرح وہ اپنے آپ کو نقصان پہنچاتے ہیں ۔ ایک قوم نے اسی طرح ناقدری کی تھی ۔ جس کی اسے سزا ملی ۔ کہ پھر وہ اسے ہٹا نہ سکی ۔ وہ بنی اسرائیل کی قوم تھی ۔ خدا تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا ۔ اپنی قوم سے کہو ۔ وہ اپنے نمائندے بھیجے ۔ جنہیں میں اپنا کلام سناؤں ۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں یہ کہا ۔ تو انہوں نے کہہ دیا ۔ موسیٰ تو جا ۔ ہم نہیں جاتے ۔ اس پر خدا تعالیٰ نے کہا ۔ اب میں انہیں کلام نہیں سناؤں گا ۔ اور ان کے بھائیوں میں سے نبی برپا کروں گا ۔ ایسے لوگ جو سلسلہ کا ادب و احترام نہیں سمجھتے ۔ یہ نہیں جانتے ۔ کہ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے ۔ کہ کسی کو اس مجلس میں نمائندہ بنایا جاتا ہے ۔ جو تمام دنیا کے حالات ڈھالنے والی ہے ۔ اور یہ خدا تعالیٰ کا انہیں عزت دینا ہے ۔ اور اتنی بڑی عزت دینا ہے کہ اگر ہفت اقلیم کا بادشاہ بھی ہو ۔ تو وہ اس مجلس کی ممبری کو جس نے آئندہ دنیا کو ڈھالنا ہے ۔ بہت بڑی عزت سمجھیگا پس احمدی جماعتوں کو نمائندوں کے انتخاب میں احتیاط سے کام لینا چاہیئے ۔ اور بہترین آدمی کو منتخب کر کے بھیجنا چاہیئے ۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ جماعت میں مجلس مشاورت کے متعلق احساس پیدا ہو رہا ہے اور بعض جماعتیں اس کو

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
یوم جمعہ - قادیان دارالامان - ۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء

خواجہ حسن نظامی صاحب کی "کرامات"

آسمانی اور زمینی انسان میں فرق

(نمبر ۲)

خواجہ حسن نظامی صاحب کا بیان ہے "میں کسی کی ہلاکت یا جسمانی یا روحانی نقصان کے لئے بددعا نہیں کیا کرتا۔ اور نہ مجھکو ایسی پیشگوئیاں کرنے کی عادت ہے" لیکن گزشتہ سے پیوستہ پرچہ میں ان کی ۱۹۱۷ء کی جو تحریر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق درج کی گئی ہے۔ وہ ان کے اس تازہ بیان کو بالکل غلط ثابت کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ خواجہ صاحب نے اسی سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کو مخاطب کرکے لکھا تھا:-

"جب تم اس ارادہ سے (یعنی عجیب طریق فیصلہ کے لئے) اجمیر شریف آؤ۔ تو اپنی والدہ صاحبہ سے دودھ بخشوا کر آنا اور ریلوے کمپنی سے ایک گاڑی کا بندوبست کرالینا جس میں تمہاری لاش قادیان روانہ ہو سکے۔ اور نیز اپنی اہلیہ صاحبہ سے مہر بھی معاف کرالینا۔ اور قادیان کو والد ماجد کی قبر سمیت ذرا غور سے دیکھ آنا۔ کہ پھر تم کو زندگی میں وہ در و دیوار دیکھنے نصیب نہ ہونگے۔ اور ضرورت ہے۔ کہ وصیت نامہ بھی مکمل کر دینا۔ اور جانشین کے مسئلہ کو بھی طے کرکے آنا"

اس تحریر کا ایک ایک لفظ جہاں خواجہ صاحب کی تہذیب اور شرافت کا نوحہ خواں ہے۔ ان کی سوقیانہ روش اور غیر شریفانہ طرز کلام کا شاہد ہے۔ وہاں یہ بھی بتا رہا ہے۔ کہ خواجہ صاحب کو اپنی اس بیہودہ سرائی کے پورا ہونے کا یقین ہو یا نہ ہو۔ دوسروں کو وہ یہی یقین دلانا چاہتے تھے۔ کہ امام جماعت احمدیہ کے صرف ان کے سامنے ہونے کی دیر ہے۔ ایک گھنٹہ کے اندر اندر اپنی "کرامت" کے زور سے اور "بطفیل آستانہ غریب نواز" اپنی پیشگوئی پوری کرکے دکھا دینگے۔ چنانچہ اس کے ساتھ انہوں نے یہ بھی لکھا تھا:-

"مجھے اپنے برحق ہونے اور تمہارے مرنے کا پورا یقین ہے"

اس بات کو جانے دیجئے۔ کہ خواجہ صاحب جو اس طمطراق سے رونما ہوئے تھے۔ اور ایسا شورش انگیز طریق کام میں لائے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلا ہی مضمون شائع ہونے پر کیوں جھاگ کی طرح بیٹھ گئے۔ اور چند دن تک نیم کشتہ کی طرح ایڑیاں رگڑ رگڑ کر آخر بالکل خموش ہو گئے۔ دیکھنا یہ ہے کہ انہوں نے "کسی کی ہلاکت" کے لئے "بددعا" کرنے کا چیلنج دیا یا نہیں۔ اور پھر ایک گھنٹہ کے اندر اندر اس "بددعا" کے پورا ہونے کی "پیشگوئی" کی یا نہیں۔ کی اور ضرور کی۔ پھر جو کچھ انہوں نے شردھانند صاحب کے واقعہ قتل پر اپنے متعلق لکھا۔ اسے کیونکر درست مان لیا جائے۔ اور اس خوف اور ڈر کا نتیجہ نہ قرار دیا جائے۔ جو اس واقعہ سے ان پر طاری ہوا۔

چونکہ ان دنوں جبکہ خواجہ صاحب نے وہ چیلنج شائع کیا جس کے نتیجہ میں انہیں اس سے کم ندامت اور خجالت نہ اٹھانا پڑی جتنی والیئے دکن کے خلاف جاسوسی کرنے کے شرمناک فعل کے ظاہر ہو جانے پر ہوئی۔ یورپ کی جنگ عظیم بہت زوروں پر تھی۔ اس لئے ایک شخص نے نظم میں خواجہ صاحب سے اس طرح خطاب کیا:-

"مرزا کی موت سے نہیں خلقت کو فیض کچھ
کہدو حسن نظامی سے قیصر کو مار دے"

اس کے جواب میں خواجہ صاحب نے لکھا:-

"قادیان کے مقابلہ میں قیصر جرمنی بیچارے کی کیا ہستی ہے۔ یہ خطہ پاک تو وہ خونریز و عالم کباب واقعہ ہوا ہے کہ ہزار قیصر اس پر سے صدقے کرکے پھینک دینے چاہئیں"

پھر لکھا:-

"اہل قادیان سے میری خانہ جنگی نہیں ہے۔ بلکہ جہانہ جنگی ہے۔ سارے جہاں کو جس قوت مربیہ و فنائیہ کا خوف لگا ہوا ہے۔ میں اس کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ پروشیا کے قوائے حربیہ کا خاتمہ ہو جائیگا۔ تو دنیا کو امن نہیں ملے گا جتنا قادیان کی طاقت کے زیر و زبر ہونے سے مل سکتا ہے"

ان سب تحریروں کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے کہ خواجہ صاحب "کسی کی ہلاکت" کی نہ صرف تمنا کرنے میں بلکہ اس کے لئے اپنی ساری قوت صرف کر دینے میں کیسے بے باک ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہنا پڑتا ہے۔ کہ وہ حد درجہ کے بزدل اور کم حوصلہ بھی ہیں۔ اور اپنے بچاؤ کے لئے صاف و صریح جھوٹ بول لینے میں بھی حرج نہیں سمجھتے۔

اصل بات یہ ہے۔ چونکہ ان کی ساری لن ترانیاں اور گیدڑ بھبکیاں محض ان کے نفس کی اختراع ہوتی ہیں۔ اور ان میں حقیقت کا ایک شائبہ بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے ممکن نہیں کہ معمولی سے معمولی خطرہ یا خوف کا خیال بھی پیدا ہو جانے پر ان کے حواس قائم رہ سکیں۔ یہی وجہ ہے۔ جب خواجہ صاحب کو یہ خطرہ پیدا ہوا۔ کہ شردھانند صاحب کے مقدمہ میں کہیں ان پر بھی آنچ نہ آجائے تو انہوں نے ایک طرف اخبارات میں اپنی اس تحریر کی نئی تشریح شائع کرائی۔ جس میں شردھانند صاحب کو حسن بن صباح بن کر دکھانے کی دھمکی دی گئی تھی۔ اور دوسری طرف یہ اعلان کر دیا۔ کہ نہ صرف شردھانند صاحب کے متعلق انہوں نے ہلاکت کی پیشگوئی یا بددعا نہیں کی۔ بلکہ کبھی بھی ایسا نہیں کیا۔ جو سراسر جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔

لیکن وہ انسان جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کھڑا ہو۔ حق و صداقت کا حامل ہو۔ اور خدا تعالیٰ سے علم پاکر کوئی پیشگوئی کرے پیشگوئی کے پورا ہونے پر خواہ اسے کتنے ہی بڑے خطرات کا سامنا ہو۔ وہ اس زور اور قوت کے ساتھ پیشگوئی کے پورا ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ کہ دشمن بھی دنگ رہ جاتے ہیں۔ چنانچہ پنڈت لیکھرام کے متعلق جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی پوری ہوئی۔ تو اس وقت ایک طرف تو آریہ آپ پر یہ الزام لگا کر کہ آپ نے پیشگوئی پورا کرنے کے لئے سازش سے قتل کرا دیا ہے۔ آپ کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے گورنمنٹ پر زور دے رہے تھے۔ اور دوسری طرف آپ کے قتل کے منصوبے کئے جا رہے۔ اور انعام مقرر ہو رہے تھے کہ آپ نے اشتہار پر اشتہار شائع کیا اور بڑے زور کے ساتھ لکھا۔ کہ آپ کی پیشگوئی کی صداقت میں پنڈت لیکھرام کا واقعہ ہوا ہے۔

ذیل میں ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس وقت کی متعدد تحریروں میں سے صرف چند ایک اقتباس درج کرکے یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے جری اور صادق بندوں کی یہ شان ہوتی ہے۔ جو آپ کے لفظ لفظ سے عیاں ہے حضور نے اپنی کتاب "سراج منیر" میں نہ صرف ان تمام تحریروں کو جمع فرما دیا۔ جن میں پنڈت لیکھرام کے متعلق پیشگوئی اور اس کی تفصیلات تھیں۔ بلکہ کھلے طور پر اس قتل کو اپنی پیشگوئی کی صداقت کے طور پر پیش کرتے ہوئے تحریر فرمایا:-

"لوگ سمجھتے ہونگے۔ کہ لیکھرام اب مارا گیا ہے لیکن میں تو اس وقت سے مقتول سمجھتا تھا۔ جب میرے پاس ایک فرشتہ خونی شکل میں آیا۔ اور اس نے پوچھا۔ کہ لیکھرام کہاں ہے" (سراج منیر صفحہ ۱۱)

کیسے صاف اور کھلے الفاظ میں اس بات کا اعتراف ہے۔ کہ پنڈت لیکھرام کا قتل آپ کی پیشگوئی کے ماتحت ہوا۔ مگر اس سے بھی زیادہ تشریح اور ملاحظہ کیجئے۔ فرماتے ہیں:-

"الہامات براہین احمدیہ میں یہ وعدہ تھا۔ کہ ہم وہ نشان ظاہر کرینگے۔ جن میں انسانوں کے افعال کا دخل ہوگا۔ سو اس کے مطابق لیکھرام کی نسبت پیشگوئی ظہور میں آئی۔

کیونکہ یہ نشان بالواسطہ ظاہر ہوا۔ اور کسی نے لیکھرام کو قتل کردیا۔ پس ظاہر ہے۔ کہ اس پیشگوئی میں کسی انسان کے دل کو خدا نے اُبھارا۔ تا اس کو قتل کرے۔ اور ہر ایک پہلو سے اس کو موقعہ دیا کہ تا وہ اپنا کام انجام تک پہنچاوے" (ص۳) اس کے بعد اس پیشگوئی کے وقوع پذیر ہونے کی غرض و غایت اور نتائج کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اسی صفحہ (براہین احمدیہ ص۵۰۶) میں فرمایا۔ کہ اگر خدا ایسا نہ کرتا۔ تو دنیا میں اندھیر پڑ جاتا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ پادریوں نے آتھم کی پیشگوئی کو بباعث اپنے اخفا کے لوگوں پر مشتبہ کردیا تھا۔ پس اگر لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تھی۔ جس کی شوخیوں نے ثابت کردیا تھا کہ وہ رجوع کرنیوالا نہیں۔ ایسی ہی مخفی رہ جاتی۔ تو تمام حق خاک میں مل جاتا اور نادان لوگوں کے خیالات سخت ناپاک ہو جاتے۔ اور جاہل قریب قریب دہریوں کے بن جاتے۔ سو آسمانوں اور زمینوں کے مالک نے چاہا کہ لیکھرام حق کے اظہار کا ذریعہ ہو اور سچے دین کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے بطور بلیدان کے ہو جائے۔ سو وہی ہوا۔ جو خدا نے چاہا۔ ایک انسان کے مارے جانے کی ہمدردی بجائے خود ہے۔ مگر یہ بات بہت دلوں کو تاریکی سے نکالنے والی ہے۔ کہ خدا نے جلسہ مذاہب کے نشان کے بعد یہ ایک عظیم الشان نشان دکھلایا۔ چاہیئے کہ ہر ایک روح اس ذات کو سجدہ کرے۔ جس نے ایک بندہ کی جان لیکر ہزاروں مردوں کو زندہ کرنے کی بنیاد ڈالی" (صفحہ ۳۲)

کوئی یہ نہ سمجھے۔ آپ نے وہ تحریریں جن کے اقتباس اوپر دئے گئے ہیں۔ اس وقت رقم فرمائی ہوگی۔ جب واقعہ قتل لیکھرام پر عرصہ گزر گیا ہوگا۔ آریوں کے جوش مدہم پڑ گئے ہونگے۔ گورنمنٹ کسی سازش کا پتہ لگانے کی کوشش میں ناکام رہ کر مزید تحقیقات کرنے کا ارادہ ترک کر چکی ہوگی۔ یہ نہیں۔ کتاب سراج منیر واقعہ قتل کے بہت ہی قلیل عرصہ بعد لکھی گئی۔ حتیٰ کہ جس وقت ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ بہادر پولیس اچانک آپ کے پاس اس لئے پہنچے۔ کہ اس قتل کے سلسلہ میں آپ کے مکان کی تلاشی لیں۔ تو اس وقت آپ اسی کتاب کی ایک کاپی ملاحظہ فرما رہے تھے۔ یعنی کاتب کے لکھے ہوئے مضمون کی تصحیح کر رہے تھے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ آپ نے اس میں جو کچھ تحریر فرمایا عین اس وقت لکھا۔ جب کہ ہر قسم کے خطرات اور خدشات کا آپ کے گرد بے حد ہجوم تھا۔ اور بڑے زور کے ساتھ آپ پر لیکھرام کو قتل کرانے کا الزام لگایا جا رہا تھا۔

کیا ان حالات میں جو انسان کسی قسم کے خطرات کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی پیشگوئی کو اس قدر صفائی اور اتنی جرأت کے ساتھ پیش کرے۔ اس کے متعلق کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور اس نے قبل از وقت جو پیشگوئی کی۔ وہ خدائے علیم کی نہ کی تھی۔ اتنی جرأت کا اظہار سوائے اس انسان کے جسے خدا نے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہو۔ اور اپنا کلام اس پر نازل کیا ہو۔ اور کسی میں نہیں ہو سکتی۔ اگر بیچارے خواجہ حسن نظامی صاحب شردھانند صاحب کے واقعہ قتل سے خواہ مخواہ ڈر کر اپنے دعوئے "کرامات" سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اور دروغ گوئی کے ذریعہ جان بچانے کی کوشش کی۔ تو ان کی ہستی ہی کیا ہے۔ جو کچھ ان سے سرزد ہوا۔ اس سے بہتر کی توقع ہی کب ہو سکتی تھی۔ کہ کسی کو تعجب ہو۔ یہ ہے وہ فرق جو ایک آسمانی اور زمینی انسان میں بین طور پر ہر ایک دیدہ ور کو نظر آسکتا ہے ✣

"زمیندار" کی ایک غلط بیانی کی تردید

اخبار "زمیندار" کی جماعت احمدیہ کے متعلق جو روش ہے اسے مدنظر رکھتے ہوئے کوئی شریف انسان اس کی غلط بیانیوں اور بیہودہ سرائیوں کو وقعت نہیں دے سکتا۔ اس لئے سب کی تردید کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی۔ لیکن معلوم ہوا ہے۔ بعض لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو ہر بات کی تردید چاہتے ہیں۔ خواہ وہ لغویت اور بیہودگی سے پُر ہونے کی وجہ سے اپنی تردید آپ ہی کر رہی ہو۔ چنانچہ سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی اطلاع دیتے ہیں۔ ایک شخص نے اکتوبر ۱۹۲۶ء کے "زمیندار" کا ایک پرچہ پیش کر کے کہا اس میں گوجرانوالہ کے ایک احمدی وکیل کے نکاح کے سلسلہ میں امام جماعت احمدیہ پر اعتراض کیا گیا ہے۔ اگر وہ صحیح نہیں۔ تو کیوں اس کی تردید نہیں کی گئی ✣

اس قسم کے لوگوں کے لئے ہم اعلان کرتے ہیں۔ کہ "زمیندار" نے جو کچھ لکھا۔ بالکل خلاف واقعہ اور غلط ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کسی وکیل کی نکاح خوانی کے لئے گوجرانوالہ کبھی تشریف ہی نہیں لے گئے۔ اس لئے اس بنا پر جو افترا باندھا گیا ہے۔ اس کی خود بخود تردید ہو جاتی ہے۔ بات یہ ہے کہ جناب سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب جو جدہ میں سکونت رکھتے اور اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ ان کی دیرینہ خواہش تھی۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ سے ان کی ایک صاحبزادی کا نکاح ہو۔ اس کے لئے انہوں نے کئی بار درخواست پیش کی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح ثانی بعض مجبوریوں کی وجہ سے منظور نہ فرما سکے۔ جب حضور ولایت تشریف لے گئے۔ اس وقت جناب سیٹھ صاحب حضور کی ملاقات کے لئے قادیان آئے۔ اور حسب معمول لمبا قیام کیا۔ اور حضور کے ولایت سے تشریف لانے کے بعد بھی قیام رہا۔ اس وقت انہوں نے پھر اپنی دلی تمنا کا اظہار کیا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ان کے اخلاص اور احمدیت کے لئے ان کی قابل قدر مالی قربانیوں کو مدنظر رکھ کر ان کی خواہش کو شرف قبولیت بخشا۔ اور فروری ۱۹۲۶ء میں ان کی بڑی صاحبزادی کے ساتھ حضور کا نکاح ہوا۔ اس سے پانچ چھ ماہ بعد جناب سیٹھ صاحب کی دوسری صاحبزادی کے نکاح کی تجویز شیخ بشیر احمد صاحب بی اے۔ ایل ایل۔ بی وکیل گوجرانوالہ کے ساتھ ہوئی۔ اور یہ نکاح اگست ۱۹۲۶ء میں حضور نے ڈلہوزی میں پڑھایا۔ جہاں حضور بحالی صحت کے لئے رونق افروز تھے۔ جس وقت حضور کے اپنے نکاح کی تجویز ہوئی۔ اس وقت وکیل صاحب کے رشتہ کا کسی کو خیال بھی نہ تھا۔ ان کی طرف سے بہت عرصہ بعد میں سلسلہ جنبانی ہوئی۔

"زمیندار" سے تو کسی بھلائی کی توقع ہی فضول ہے۔ اس لئے اسے ہم کچھ کہنا نہیں چاہتے۔ لیکن "زمیندار" کی اس قسم کی گندی تحریر پڑھنے والوں کو تو اتنا خیال کرنا چاہیئے۔ کہ احمدی حضرت خلیفۃ المسیح کو اپنا دینی اور روحانی پیشوا سمجھتے اور آپ کے ارشاد کی تعمیل دارین کی فلاح کا باعث یقین کرتے ہیں۔ کیا یہ اخلاص اور ایسی فداکاری کسی ایسے انسان کے لئے پیدا ہو سکتی ہے جس میں "زمیندار" کے بیان کردہ عیوب کا ایک شائبہ تک بھی پایا جاتا ہو ✣

"پیغام صلح" کا بیجا استفسار

"پیغام صلح" (۱۷ مارچ) نے "قادیانی جماعت اور مسئلہ تکفیر" کے زیر عنوان ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے:۔

"ہم نے جناب میاں محمود احمد صاحب کی کتاب آئینہ صداقت سے ان کی وہ تحریر نقل کی جس میں ان کو جو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں داخل نہیں ہیں۔ کافر قرار دیا گیا ہے۔ اور ان سے یہ دریافت کیا تھا۔ کہ کیا وہ اس عقیدہ پر قائم ہیں۔ جو آئینہ صداقت میں بیان کیا گیا ہے۔ یا اس میں تبدیلی کر کے اس عقیدہ کو قبول کر چکے ہیں۔ جو میاں محمد یوسف صاحب ان کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ اس تحریر کو شائع ہوئے ایک عرصہ گذر چکا ہے ہمارے اس استفسار کا جواب جناب میاں صاحب نے نہیں دیا"

سمجھ میں نہیں آتا کس علم و عقل کی بنا پر "پیغام صلح" کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ سے یہ بات دریافت کرنے کا حق حاصل ہو سکتا ہے۔ جو شخص ایسا عقیدہ حضور کی طرف منسوب کرتا ہے۔ جس کا حضور کی کسی تقریر و تحریر سے ثبوت نہیں ملتا۔ اس سے مطالبہ کرنا چاہیئے کہ ثبوت دے۔ نہ کہ خواہ مخواہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی سے دریافت کیا جائے اور پھر اپنی فتح منظوری جتانے کے لئے لکھا جائے۔ "ہمارے اس استفسار کا جواب جناب میاں صاحب نے نہیں دیا" جب حضور سے ایسا استفسار کرنا درست ہی نہیں۔ تو حضور کو جواب دینے کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں ہمارے کئی ایک نہایت وزنی استفسار جناب مولوی محمد علی صاحب کے زیر غور ہیں اگر ارشاد ہو۔ تو انہیں مکرر پیش کر دیا جائے۔ کیا پیغام صلح ان کے جواب لکھوانے کی کوشش کرے گا۔ اگر یہ ممکن نہیں تو اتنا ہی کر دے کہ ان مطالب کو غلط قرار دینے کی جرأت کرے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

برکات رمضان سے فائدہ اٹھاؤ

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۱ر مارچ ۱۹۲۷ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

رمضان جو اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ اور اس کی آیتوں میں سے ایک آیت۔ وہ پھر ہمیں اس سال میسر ہوا ہے۔ اور خدا کی رحمتوں اور فضلوں کے دروازے ان کے لئے جو اسکی رحمت اور اسکا فضل تلاش کرنیوالے ہیں۔ کھولے گئے ہیں۔ ہر ایک کے ساتھ اس کی حیثیت کے لحاظ سے معاملہ کیا جاتا ہے۔ یعنی ہر شخص کے ساتھ الگ الگ معاملہ کیا جاتا ہے جیسا وہ ہوتا ہے۔ ویسا ہی اس کے ساتھ معاملہ کیا جاتا ہے۔ جتنا کوئی خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو تلاش کرتا ہے اتنی ہی اسے دی جاتی ہیں۔ ہر برتن اپنی شکل اور وسعت کے برابر ان چیزوں کو اپنے اندر بھر سکتا ہے۔ جو اس میں بھری جاتی ہے۔ پس اس مہینہ سے بھی وہی فائدہ اٹھائے گا۔ جس نے اس کا ارادہ کیا۔ اور جس نے خدا کے فضلوں کے پانے کی کوشش کی۔ اور وہ محروم کے محروم ہی رہجائیں گے۔ جنہوں نے غفلت کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے فضل پانے کی کوئی کوشش نہ کی۔ اور جن کے قلوب پر غضب کی مُہر لگ چکی ہے۔

رحمت اور برکت کون پاتے ہیں

مہینے بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ دن بیشک بابرکت ہوتے ہیں۔ انسان بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ خدا کے کلام بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ علوم اور مُعارف بے شک بابرکت ہوتے ہیں۔ لیکن یہ برکت وہی حاصل کرتا ہے جو اپنے آپ کو اس کے پانے کے قابل بناتا ہے۔ دوسروں کیلئے یہ مہینے۔ یہ دن۔ یہ خدا کے کلام۔ یہ علوم و مُعارف غضب اور لعنت کا موجب ہو جاتے ہیں۔

نبی خدا کی رحمت ہوتے ہیں

خدا کے نبی جو دنیا میں آتے ہیں۔ وہ رحمت ہوتے ہیں۔ کبھی وہ صرف رحمتِ قوم ہوتے ہیں۔ اور کبھی "رحمت للعالمین" ہوتے ہیں۔ یعنی کبھی ان کی رحمتیں محدود ہوتی ہیں۔ اور محدود عرصہ کے واسطے ہوتی ہیں۔ اور کبھی غیر محدود۔ اور ہمیشہ کیلئے ہوتی ہیں۔ لیکن باوجود اس کے وہ بعض کے لئے خدا کے عذاب کی آواز ہوتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کا ایسا حکم ہوتے ہیں۔ جو اٹل ہوتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا ایسا فیصلہ ہوتے ہیں۔ کہ جس کے خلاف اپیل نہیں ہوتی۔ جو اس رحمت کو قبول کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کرتے ہیں۔ وہ اسے پاتے ہیں۔ اور فائز ہوتے ہیں۔ لیکن جو اپنے آپ کو تیار نہیں کرتے۔ اور غفلت میں پڑے رہتے ہیں۔ وہ نقصان اٹھاتے ہیں۔ تکلیفوں میں پڑتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ کے غضب کے نیچے آجاتے ہیں۔

قادیان کا در و دیوار

جہاں خدا کا نبی آئے۔ وہاں برکتیں بھی خاص طور پر نازل ہوتی ہیں۔ عرب میں اگر رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تشریف لائے۔ تو آپؐ کے ساتھ برکتیں بھی آئیں۔ آپؐ رحمت للعالمین تھے۔ آپؐ کے ساتھ آنے والی برکتیں بھی جہانوں کے لئے تھیں۔ آپ کے آنے سے وہ ملک بابرکت ہو گیا۔ وہ شہر بابرکت ہو گیا۔ وہ مکان بابرکت ہو گیا۔ بیت اللہ اللہ کا گھر بن گیا۔ مگر صرف ان کے لئے جنہوں نے اس برکت کے لینے کے واسطے اپنے آپ کو تیار کیا۔ اور اپنے آپ کو اس کے قابل بنایا۔ اس زمانہ میں قادیان میں حضرت مسیح موعودؑ آئے۔ آپ نبی ہیں۔ برکت اور رحمت آپ کے ساتھ آئی۔ مگر صرف ان کے لئے جو اپنے تئیں اس کے پانے کے قابل بنائیں گے۔ بے شک آپؑ کے آنے سے یہ ملک بابرکت ہو گیا۔ مگر صرف ان کے لئے جو اس برکت سے فائدہ اٹھانے کے واسطے اپنے آپ کو تیار کریں گے۔ بیشک یہ شہر بابرکت ہو گیا۔ اور خدا کی رحمت کی نزول گاہ بن گیا۔ مگر اس کا فائدہ انہیں کو ہے۔ جو اپنے آپ کو اس فائدہ کے حاصل کرنے کے لئے تیار کریں گے۔ یہ مکان۔ یہ بازار۔ یہ دوسرے مقامات۔ یہ مسجد۔ یہ منبر اور اسکے خطیب سب بابرکت ہیں۔ ان میں بڑی بڑی برکتیں ہیں۔ ان کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ مگر کن کو۔ اور کون ہیں جو ان رحمتوں اور برکتوں کو پا سکتے ہیں۔ وہ وہی ہیں۔ جو ان کیلئے اپنے آپ کو تیار کرتے ہیں۔ جو اپنے برتن کو ان کے بھرنے کے واسطے کھلا کرتے ہیں۔ لیکن جو ایسا نہیں کرتا۔ اور غافل رہتا ہے۔ وہ نہ برکتیں پاتا ہے۔ نہ رحمتیں۔ بلکہ دکھ اٹھاتا ہے۔ اور عذاب محسوس کرتا ہے۔ غرض جو خصوصیت ان مقامات کی ہے۔ اس سے وہی فائدہ اٹھائیگا۔ جو فائدہ اٹھانے کی کوشش کریگا۔ اور جو کوشش نہیں کریگا کوئی فائدہ اسے نہ دیا جائے گا۔

بابرکت مقامات سے برکتیں حاصل کرو

یہ مسجد بڑی بابرکت ہے لیکن جو تذلل نہیں کرتا۔ خواہ اس مسجد کے ستونوں کو پکڑ کر ابدالآباد تک بیٹھا رہے۔ کوئی فائدہ نہیں پائے گا۔ قادیان کی رہائش کوئی تماشہ نہیں۔ کہ اس کی قدر نہ کرو۔ اگر برکات حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو غفلتیں چھوڑ دو۔ اور سستیاں ترک کر دو۔ کیونکہ جو غفلتیں نہیں چھوڑیگا۔ اور سستیاں نہیں ترک کریگا۔ وہ لکڑی اور پتھر کی طرح جہنم کا ایندھن بنایا جائیگا۔ پس یہاں کی رہائش کی قدر کرو۔ اور اس بابرکت مسجد سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اس کی ہر ایک چیز میں برکت ہے۔ منبر میں برکت ہے۔ چھت میں برکت ہے۔ ستونوں میں برکت ہے۔ غرض اس میں برکت ہی برکت ہے۔ مگر اس کے لئے جو اپنے آپ کو اس کے واسطے تیار کرے۔ میں ان لوگوں کو جو برکات حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اس آنے والے دن سے ہشیار کرتا ہوں۔ جس دن کہ ان کو افسوس ہوگا۔ اور اس انجام سے خبردار کرتا ہوں۔ جس سے پچھتانا پڑے گا۔ کیونکہ اگر قلوب کی اصلاح نہ ہوگی۔ اگر اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا نہ کی جائے گی۔ تو کبھی برکتیں نہیں ملینگی۔ بلکہ یہی برکتیں ان کے لئے لعنتیں بنجائینگی۔ پس جن لوگوں نے اس شہر کی قدر نہیں کی۔ اس مکان کی قدر نہیں کی۔ اس زمانہ کی قدر نہیں کی۔ خدا کے پیغام کی قدر نہیں۔ خدا کی رحمتوں کی قدر نہیں کی۔ ان کے مونہوں کے اقرار انہیں خدا کے غضب سے نہیں بچا سکیں گے۔ خدا کے غضب سے صرف دل کا خشوع بچا سکتا ہے۔ انکسار بچا سکتا ہے۔ تذلل بچا سکتا ہے۔ نفس کا مار ڈالنا بچا سکتا ہے۔ اس کیلئے کوشش کرو۔

الٰہی نشان

اللہ تعالیٰ کے نشان تمہارے سامنے آئے اور اس قدر آئے۔ کہ اور لوگوں کے سامنے اتنے نہیں آئے۔ خدا تمہارے لئے بالکل ظاہر ہو گیا۔ اس کا جلال تمام شوکت کے ساتھ تمہارے لئے نمایاں ہو گیا۔ اسکے کلام اور صفات کا ایک نشان نہیں کئی نشان صاف طور پر تمہارے سامنے آئے۔ پر افسوس ایسے ہیں جن کے دلوں پر مہریں لگی ہوئی ہیں۔ کئی ہیں۔ کہ ان کے قلوب پر زنگ لگ ہوا ہے۔ انہوں نے ان سب باتوں کی قدر نہ کی۔ پس میں انہیں ہوشیار کرتا ہوں۔ کہ وہ الٰہی نشانوں کی قدر کریں۔ اور زندگی کو غنیمت سمجھیں۔

گر جاؤ کہ رحیم رحم کرے

غفلتوں کو چھوڑ دو۔ اور سستیوں کو ترک کر دو۔ اور خدا کے آگے گر جاؤ۔ وہ رحیم ہے بخش دیگا۔ اسے پکارو۔ وہ پکار سنیگا۔ تمہاری تکالیف دور کر دیگا۔ تمہیں ترقی دیگا۔ سلسلہ اس کی طرف سے ہے۔ اس لئے وہ ایسے سامان کرے گا۔ کہ ترقی حاصل ہوگی۔ لیکن اگر اس کے آگے نہ جھکو گے۔ تو جو پیچھے دھکے

کی طرح ہوں گے - توڑ کر پھینک دیئے جائیں گے - پس تم مضبوط دھاگے کی طرح ہو جاؤ - تا ٹوٹ کر الگ نہ جا پڑو - اور پیشتر اس کے کہ تم دنیا کی نظروں میں گرا دیئے جاؤ - اور ذلیل بنائے جاؤ - تم خدا کے تعلق کو مضبوط بناؤ - تا اسکی مغفرت تمہیں اپنے اندر چھپالے - اور اس کی طرف سے پھٹکارے جانے کی بجائے اس کی رحمت کے وارث ہو جاؤ - پس اپنے زنگوں کو دھو ڈالو - اور عیبوں کو دور کر دو - کہ تم پر وہ رحم کرے -

دنیا کی ملامت سے خوف نہ کرو

دنیا کی ملامت کی پرواہ نہ کرو - دنیا اگر تمہیں برا کہے - اور تم اچھے ہو - تو تم برے نہیں ہو جاؤ گے - اور دنیا اگر اچھا کہے - اور تم خدا کی نظر میں برے ہو - تو اچھے نہیں ہو سکتے - دنیا کی نظروں میں ذلیل اور معیوب ہونا کوئی خطرناک بات نہیں - خطرناک بات یہ ہے - کہ خدا کی نظروں میں تم ذلیل اور معیوب ہو جاؤ - جن کے دلوں میں خدا کی محبت ہوتی ہے - وہ خدا کی رضا طلب کرنے والے ہوتے ہیں - اور صرف اس کی خوشنودی ان کے مدنظر ہوتی ہے وہ دنیا کی باتوں کی پروا نہیں کرتے - دنیا کے طعنے ان پر اثر نہیں کرتے - وہ ان طعنوں کے درمیان خدا کی طرف بڑھتے چلے جاتے ہیں - لیکن جن کے دل خدا سے دور ہوتے ہیں - وہ طعنوں سے ڈرتے ہیں - اور دنیا کے لوگوں کی باتیں انہیں فکرمند کر دیتی ہیں - وہ لوگوں کی نظروں میں تو اچھے ہوتے ہیں - لیکن خدا تعالیٰ کی نظروں میں اچھے نہیں ہوتے - پس تم کوشش کرو - کہ خدا تعالیٰ کی نظروں میں اچھے ہو جاؤ - وہ تمہیں پسند کر لے - اور اس بات کی پرواہ نہ کرو - کہ دنیا کے لوگ تمہیں پسند نہیں کرتے - اور اچھا نہیں کہتے کیونکہ وہ خدا کے مقابلہ میں تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے -

خدا کے نزدیک ہو جاؤ

کوشش کرو - کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاؤ - کیونکہ بادشاہ اپنے نزدیک کے لوگوں پر زیادہ نظر ڈالتا ہے - تم اسکے حضور عزت حاصل کرو - اور اسے خوش کر لو - اگر اسے خوش کر لو گے - تو تمہیں کسی کی پروا نہ رہے گی - اگر اسکو چھوڑ کر تم لوگوں کو خوش کرنے کے پیچھے لگ جاؤ گے - تو یاد رکھو - لوگوں کا خوش کرنا کام نہیں آئے گا - تمہیں خدا کا طعن نقصان پہنچا سکتا ہے - دنیا اگر ساری ملکر بھی تم پر طعن کرے - اور لعنت ڈالے - تو بھی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی - پس تم اس بات سے بچو - کہ خدا کا طعن تم پر پڑے -

تزکیہ اختیار کرو

اپنے آپ کو نفاق کی زندگی سے پاک کرو - اخلاص پیدا کرو - اگر اخلاص پیدا نہ کرو گے - اور نفاق سے اپنے آپ کو پاک نہ بناؤ گے - تو تم خدا کو نہیں پا سکتے - تزکیہ پیدا کرو - اسکی محبت اور اسکی خشیت پیدا کرو - ورنہ تم سے بدتر اور کوئی قوم نہ ہوگی - کہ خدا تعالیٰ کے اس نبی کو پایا - جو اس زمانے میں آیا - اور پھر بھی چکنے گھڑے کی طرح رہے - کہ ادھر پانی پڑا - ادھر پھسل گیا - تم چکنے گھڑے کی طرح نہ بنو - تم نے خدا تعالیٰ کے نبی کو پایا ہے - تم ہر نعمت کی قدر کرو - سستی ترک کر دو - غفلت چھوڑ دو - نفاق سے اپنے آپ کو پاک کر لو - محبت اور اخلاص پیدا کرو - کہ تم خدا کے پیاروں میں لکھے جاؤ -

نمد و میخ آہنی در سنگ

میں دیکھتا ہوں - کہ وہ قلوب جو خدا تعالیٰ کی مہر کے نیچے ہوتے ہیں - وعظ ان پر اثر نہیں کرتے - ان کے سامنے خدا کا نور چمکتا ہے - مگر ان کی آنکھیں نہیں کھلتیں - خدا کی آواز ان کے کانوں میں پڑتی ہے - مگر وہ بیدار نہیں ہوتے - اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے - تم اپنے آپ کو بچاؤ - تا تم ایسے نہ ہو جاؤ - یہ رمضان کے مبارک دن ہیں - ان میں اپنے زنگوں اور میلوں کو دھو ڈالو -

دعا

میں دعا کرتا ہوں - کہ مردہ دلوں کو زندگی ملے - اور خدا کے مقدس کلام سمجھنے کی توفیق پائیں - ان میں نفاق نہ ہو - اخلاص ہو - ان لوگوں سے جو یہاں آئے - بعض نے عبادتیں بھی کیں - اخلاص بھی دکھایا - خدمتیں بھی کیں - مگر زنگ باقی رہ گیا - اور نور پورے طور پر نہ اتر سکا - خدا ان کا زنگ دور کر دے - تا وہ عضو معطل نہ ہو جائیں - گل سڑ نہ جائیں - اور اس عضو کی طرح جو سڑ گیا ہو - کاٹے جا کر الگ نہ پھینک دیئے جائیں - وہ گندے عضو کی طرح ایک کٹا ہوا حصہ نہ ہوں - اور کون ہے - جو عضو کٹوا دینے سے خوش ہو - ہم بھی خوش نہیں - کہ کوئی ہم میں سے اس طرح کاٹا جائے - مگر اس کا ایک ہی طریق ہے - کہ وہ اپنے آپ کو گلنے سڑنے اور معطل ہونے سے بچائے - پس میں دعا کرتا ہوں - کہ خدا ان کو جن پر موت وارد ہو چکی ہے - پھر زندہ کر دے - کہ وہ اس بات پر قادر ہے - کہ مردہ کو زندہ کر دے - آمین -

جنازے

خطبہ ثانی میں فرمایا - میں جمعہ کی نماز کے بعد دو جنازے پڑھاؤں گا - پہلا جنازہ زوجہ مولوی ثناء اللہ صاحب نظامی سکرٹری جماعت الکنوہ جموں کا ہے - یہاں تھوڑے احمدی تھے - جو انکا جنازہ پڑھ سکے - دوسرا جنازہ میاں رحیم بخش صاحب کٹھوعہ جموں کی بیوی کا ہے - جو اپنے شہر میں فوت ہو گئی ہیں - وہاں کوئی احمدی نہیں تھے - انکا جنازہ نہیں پڑھا گیا - یہ دو جنازے جمعہ کی نماز کے بعد پڑھاؤں گا -

بریڈلا ہال میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی تقریر کے متعلق ایک معزز غیر احمدی رئیس کا اظہار رائے

ہمیں ہزارہ سے ذیل کی مراسلت برائے اشاعت پہنچی ہے - جس کا ایک حصہ بہت افسوسناک ہے - چونکہ اس کے متعلق مقدمہ دائر ہو گیا ہے - اسلئے ہم سوائے اس کے کچھ نہیں کہنا چاہتے - کہ ذمہ دار غیر مبایع احباب کو اس قسم کے واقعات کے انسداد کی کوشش فرمانی چاہئے -

حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی اکثر تصانیف خاص کر براہین احمدیہ اور آئینہ کمالات - حقیقۃ الوحی اور برکات الدعا وغیرہ میرے مطالعہ سے گذریں - اور حضرت موصوف کے متعلق جو شکوک میرے دل میں تھے - وہ دور ہو گئے - عرصہ سے میرے دل میں یہ خیال تھا - کہ ہماری قوم جو اسوقت نفاق اور تعصب کی عینک لگائے ہوئے ہے - اس کی خدمت میں اپنے ناچیز خیالات پیش کروں - موجودہ زمانہ عیاریوں اور حکمت عملیوں کا زمانہ ہے - اور سیاست کی طرح مذہب میں حکمت عملی کا دور دورہ ہے - اور اخبار نویس حضرات کا یہ قاعدہ ہے - کہ قادیانی طبقہ کے لوگ اگر نیک سے نیک کام بھی کریں - جو قوم کے فائدہ کے لئے ہو - تو بھی سیاہ دل لوگ یہی کہتے نظر آئیں گے - کہ قادیانیوں کی اس میں ذاتی اغراض تھیں - اور ان کے متعلق غلط بیانی سے کام لیکر پبلک کو غلط فہمی میں مبتلا کر دیں گے - اس سے میری ہرگز ہرگز یہ مراد نہیں کہ اپنی قوم پر حرف لاؤں - بلکہ دکھانا یہ ہے - کہ خالص دودھ میں پانی کس قدر ہے - ہماری قوم میں بعض افراد ایسے بھی موجود ہیں - جو حق کو حق خیال کرتے ہیں - مگر افسوس کہ وہ بھی اس قدر ضعیف خیال واقع ہوئے ہیں - کہ دل کے خیالات کو زبان پر لانا قوم میں غیر ہردلعزیزی سمجھتے ہیں - مناسب معلوم ہوتا ہے - کہ پیشتر اس کے کہ میں اظہار خیالات کروں - اپنے آپ کو ناظرین سے انٹروڈیوس کرا دوں - میرا نام محمد اعظم ہے - قوم کا مہمند ہوں - پی - ڈبلیو - ڈی میں رنجرہ رہ چکا ہوں - ایام ہجرت میں کہ جسوقت خلافت کی لہر موجزن تھی - بموجب فتویٰ علمائے کرام نوکری سے استعفا دیا - اسوقت انجمن اسلامیہ ہزارہ کا پریذیڈنٹ یعنی خادم اسلام ہوں - حنفی مذہب ہوں - ابھی تک مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی - مگر پھر بھی قادیانیوں کے موجودہ طرز عمل کی تعریف کرنیوالا اور اسلام کی خاطر جو سینہ سپر ہو کر میدان میں آئے ہیں - ان کا مداح ہوں - پیشتر اس کے صرف خیال تھا - کہ قوم کی خدمت میں اپنے ناچیز خیالات کا اظہار کروں گا - مگر اب خیال کو ارادہ کی صورت میں اسواسطے بدل رہا ہوں - کہ اخبار نویس حضرات کے روزمرہ کے مغالطہ

آمیز بیانات نے مجھ کو انکشاف حقیقت کرنے پر مجبور کر دیا ہے -

؎ تم کو خو ہو گئی برائی کی - درگذر کیجئے بھلا کب تک -

لیجئے خادم اسلام قاضی محمد اعظم اب سردار اعظم جیسا دل لیکر آپ کے سامنے آتا ہے - ۲۰ ماہ حال کے اخبار "زمیندار" میں جیسے معلوم ہوا - کہ حضرت قبلہ حضور والا شان مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فرزند حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا لیکچر لاہور بریڈلا ہال میں ہو گا - عرصہ سے اشتیاق تھا - کہ صاحب موصوف کا نیاز حاصل کروں - مگر بوجہ دنیاوی کاروبار پورا نہ ہو سکا - سو اس موقعہ کو غنیمت جان کر اپنے دوست میر ولی اللہ صاحب وکیل کی خدمت میں میرا یہ مشورہ گیا - میر صاحب موصوف قادیانی سلسلہ کے دوست نہیں - مگر قدر شناس اور قدردان ضرور ہیں - میر صاحب کو لاہور جانے کی دعوت دی - اور اتفاقیہ وہاں سے عزیز شیخ محمد رفیق سول ناظر - راجہ محمد صادق خان وکیل - چوہدری محمد علی صاحب منشی جج دیوڈ بیرسٹر - یہ تمام حضرات کسی مجسٹریٹ دوست کی شادی پر لاہور جارہے تھے - رفیق سفر ہوئے - اور رات کو تمام حضرات بھی بریڈلا ہال میں لیکچر سننے کے واسطے تشریف لائے - میں جانتا ہوں - میں اصل کلام سے دور چلا آیا - تاہم اس موقع پر جناب والا شان نواب زادہ ارباب محمد عباس خان صاحب مجسٹریٹ ایبٹ آباد کا شکریہ ادا کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے - کہ انکی عدالت میں میر ولی اللہ صاحب کی کسی مقدمہ میں پیشی تھی - مگر صاحب موصوف نے لیکچر سننے سے اتفاق ظاہر کرتے ہوئے اجازت دیدی -

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جن کے انتظار میں آنکھیں بے تاب تھیں - وقت مقررہ پر تشریف لائے - اور چشم بد دور تقریر شروع فرمانے لگے - ایک نہایت قابل قدر اور برجستہ تقریر موجودہ واقعات پر کی جس کی دشمن بھی داد دینے لگے - دل میں اسلامی درد رکھنے والے حضرت نے اس خوش اسلوبی سے تقریر کی - کہ سامعین پر وجد طاری ہو گیا - مسٹر جے دیو بیرسٹر نے بے ساختہ کہا - مجھ پر اس تقریر کا جتنا اثر ہوا ہے - کبھی کسی تقریر کا نہیں ہوا - رائے صاحب نند رام اکثر تعریف کرتے تھے - کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نہایت اچھے بولنے والے ہیں - اور انکی تقریر کا ہر ایک شخص پر اثر ہوتا ہے - سو وہ بچشم خود دیکھا - اب میں ان حضرات کی خدمت میں مؤدبانہ التماس کرتا ہوں - جو مرزا صاحب کے متعلق غلط فہمی میں مبتلا ہیں - کہ اصل حقیقت معلوم کرنے کا طریق صرف یہی ہے - کہ مرزا صاحب کی تصانیف کا مطالعہ کریں -

ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے - جس بنچ پر ہم بیٹھے تھے وہاں دھمتوڑ ضلع ہزارہ کے فقیرا خان بھی رونق افروز تھے - فقیرا خان اپنے آپ کو مہذب اور تعلیم یافتہ طبقہ میں اس واسطے شمار کرتے ہیں - کہ وہ اردو میں اپنا نام لکھ سکتے اور وہ اکثر فخر سے کہا کرتے ہیں - کہ دوسری جماعت سے سکول چھوڑا - مگر بی - اے والا مقابلہ نہیں کر سکتا - فقیرا خان رکن اعلیٰ احمدیہ لاہوری پارٹی مرزا محمد سلطان خان انسپکٹر پولیس پشاور کے خاص دوست ہیں - اور شاگرد بھی - انہوں نے یہ سبق پڑھا ہوا ہے - کہ جس موقعہ پر مفتی محمد صادق صاحب یا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تعریف ہو - وہاں تعریف کرنے والے کے ساتھ لڑائی کریں - جب حضرت موصوف لیکچر دے رہے تھے - تو یہ کہتے تھے - بکواس - بکواس - علاوہ ازیں اور بھی بہت کچھ کہتے رہے - فقیرا خان کی ان حرکات سے تنگ آکر میں نے اور عزیز محمد رفیق سول ناظر نے روکا - تو اس مہذب نوجوان کے پاس ایک لاٹھی تھی - جوش میں آکر عزیز موصوف کے سر پر دے ماری - جس سے اس کا خون نکل آیا - مگر میر صاحب کی کوشش سے بچ گیا - اب عزیز محمد رفیق نے دعویٰ زیر دفعہ $\frac{۳۲۰}{۵۰۴}$ عدالت نواب زادہ ارباب محمد عباس خان مجسٹریٹ درجہ اول دائر کر دیا ہے - جس کی تاریخ پیشی ۱۵ مارچ مقرر ہوئی ہے - چشم دید شہادت موجود ہے - ہم نے اس واقعہ کو لاہور کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا - کیونکہ ہم کو خیال تھا - کہ لوگ کیا خیال کریں گے - مگر افسوس صرف اس بات کا ہے - کہ بوجہ عزیز محمد رفیق کے زخم کی پٹی کرانے کے حضرت صاحب سے گفتگو کا موقعہ نہ مل سکا - حضرت صاحب کی خدمت میں یہ بھی عرض ہے - کہ میرے دوست شیخ قدرت اللہ صاحب بیمار ہیں - ان کی صحت کے واسطے دعا کی جائے -

الراقم خادم قوم محمد اعظم پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ ہزارہ سابق رجسٹرار

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۲۷ رمضان کو نازل ہونگے

سید کرامت علی صاحب دہلی میں ایک خاص آدمی ہیں - حکیم اجمل خان صاحب اور نواب لوہارو جیسے دہلی کے بڑے بڑے تمام آدمیوں سے بہت گہرا تعلق رکھتے ہیں - ان کا دعویٰ ہے - کہ حکیم اجمل خان صاحب کی آمدنی ۲۳ روپیہ ماہوار تھی - میری پیشگوئی کے مطابق ۲۳ ہزار روپیہ سالانہ ہو گئی - ۱۶ مارچ میرے دفتر میں میر صاحب آئے - اور بیان کیا - مجھے مسیح کی آمد کے متعلق الہام ہوا ہے - میں نے کہا - لکھ دو تو میں الفضل میں شائع کرا دوں - کہنے لگے - الفضل کیوں شائع کرنے لگا - جبکہ اخبار ہمدم - ہمدرد - زمیندار - سول ملٹری نے نہیں شائع کیا - باوجودیکہ سب کو میں چٹھی لکھ چکا ہوں - میں نے کہا - الفضل اسلئے شائع کر دیگا - کہ شیخ عبد اللہ خادم رسول مبارک مدینہ سے - خواجہ حسن نظامی اور دیگر اشتہار باز مسیح اور مہدی کی آمد کی ہمیشہ تاریخیں مقرر کرتے رہتے ہیں - اور وہ سب غلط ہوتی ہیں - کیونکہ جو آنے والا تھا - وہ آگیا - اب کسی کا انتظار بے سود ہے - کہنے لگے - ضرور مسیح موعود جامع مسجد دہلی کی چھت پر نازل ہوگا - اور تحریر لکھدی جو یہ ہے -

۲۷ رمضان حضرت مسیح ابن مریم کا نزول

"۸ یا ۹ شعبان کو مجھے ایک ٹیلیفون سی آواز سنائی دی - دریافت سے معلوم ہوا - کہ آسمان سے مسیح ابن مریم بول رہے ہیں - اپنے فرمایا - دنیا کو پیغام سنا دو - کہ میں ۲۷ رمضان شریف ۱۳۵۴ھ بوقت سحر اتروں گا - ملائکہ میرے ساتھ ہونگے - اور جامع مسجد دہلی کی چھت پر میرا نزول ہو گا - وقت ۴ بجے صبح کا ہو گا" نیاز مند کرامت علی -

جو لوگ سالہا سال سے حضرت عیسیٰ کے آسمان سے نازل ہونے کا انتظار کر رہے ہیں - ان کے لئے اس رمضان کی ۲۷ تک انتظار کرنا کوئی بڑی بات نہیں - لیکن ہم ابھی سے کہے دیتے ہیں - کہ رمضان کی ۲۷ تاریخ تو کیا قیامت تک کسی تاریخ بھی حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل نہیں ہو سکتے - جب وہ آسمان پر خاکی جسم کے ساتھ زندہ ہی نہیں گئے تو نازل کہاں سے ہوں - کاش مسلمان آئے دن اپنی بیجا امیدوں کی ناکامی کا منہ دیکھتے ہوئے اس مسیح موعود کو قبول کریں - جسے خدا تعالیٰ نے بھیجا - اور جس کے سوا اور کوئی مسیح موعود نہیں ہے - اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں - خاکسار شفیع احمد از دہلی -

سرگودھا میں جلسہ خواتین

شہر سرگودھا میں تبلیغ کے لئے ایک جلسہ خواتین گذشتہ ماہ بمکان قاضی سمیع اللہ صاحب منعقد ہوا - جلسہ کی سرپرست اہلیہ قاضی سمیع اللہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ تھیں - اولاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے پڑھی گئی - جسے میری دو ہمشیروں نے نہایت خوش اسلوبی سے پڑھا - اسکے بعد اہلیہ قاضی سمیع اللہ صاحب نے قرآن شریف کے دوسرے پارے کا دوسرا رکوع باترجمہ پڑھا - جس کا ماخذ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا لیکچر (ذکر الٰہی) تھا - مستورات حاضرہ کی تعداد سو یا سوا سو کے قریب تھی جس میں ہر طبقہ کی عورتیں بلحاظ وجاہت و علم تھیں - ایک ہندو عورت اور دو عیسائی عورتیں بھی اس جلسہ میں شامل تھیں - استانی صاحبہ زنانہ سکول نے اہلیہ صاحبہ مولوی محمد علی صاحب کا ایک مضمون سنایا - نیز اپنا مضمون بھی پڑھا - نائب استانی نے بھی مضمون سنایا - اس کے بعد ٹی پارٹی دی گئی - خدا کا شکر ہے - کہ جلسہ نہایت خوبی اور امن کے ساتھ ختم ہوا -

مکرر آنکہ ہم نے اس جلسہ کے انعقاد میں کسی مرد سے کوئی مدد نہیں لی - اور امید ہے - کہ آئندہ ایسے جلسے جاری رہینگے -

عاجزہ روشن بخت - دختر حافظ عبد العلی صاحب احمدی - وکیل - سرگودھا -

زکوٰۃ وصدقات

فوائد زکوٰۃ

اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے جن احباب کو اس قدر ثروت وخوشحالی میسر ہے۔ کہ وہ صاحب نصاب ہیں یعنی جن پر زکوٰۃ فرض ہے۔ ان کو چاہیئے بموجب احکام شریعت اپنے فرائض کی ادائگی کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔ خلوص دل سے وقت پر زکوٰۃ کی ادائگی سے اموال میں خیر وبرکت اور ترقی ہوتی ہے۔ وہ مال ضائع نہیں ہوتا۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی غریب و مسکین مخلوق پرورش پاتی ہے۔ اور یتامیٰ ومعذورین کو حصہ ملتا ہے۔ بھوکے کھانا کھاتے اور ننگے سردی گرمی سے بچائے جاتے ہیں۔ مستورات جس زیور سے اپنی زیب وزینت زیادہ کرکے خوش ہوتی ہیں۔ وہ زیور زیور والیوں کے لئے مبارک ہوجاتا ہے۔ اگر اس زیور کی خاطر دی ہوئی زکوٰۃ غربا کی ضروریات کو پورا کرنے میں کام آئے۔ اور ان کے زیور سے نکالی ہوئی زکوٰۃ کے ذریعہ بعض بیکس مسکین بیبیاں اپنی اور اپنے یتیم بچوں کی پرورش کرسکیں ؎

زکوٰۃ ادا کرنے کی تاکید

ہر وہ مال جو کسی مرد یا عورت کے پاس سال بھر تک جمع رہا ہے اور وہ ایک مقررہ مقدار سے زیادہ ہے۔ اس میں سے ایک معین حصہ غریبوں کا ہوچکا ہے۔ اب مالدار کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے مال سے غریبوں کا حصہ نکالکر امام وقت کے پاس پہنچا دے۔ اور اپنے مال کے ساتھ یتیموں اور مسکینوں کے مال کو نہ ملائے۔ اگر وہ مال کی محبت یا افلاس کے خوف سے زکوٰۃ کا مال اپنے مال سے جدا نہیں کرتا۔ تو ایک ناجائز فعل کا مرتکب ہوتا ہے اور اپنے سارے مال کو خطرہ میں ڈالتا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ (قیامت کے دن) اونٹ اپنے مالک پر سوار ہوکر آئے گا۔ ایسی حالت میں جس میں وہ رہتا تھا۔ جبکہ وہ مالک اس کا حق (زکوٰۃ) نہ ادا کرتا ہو۔ وہ اونٹ اسے اپنے پیروں سے روندیگا اسی طرح بکری اپنے مالک پر سوار ہوکر آئیگی۔ اسی حالت میں جس میں کہ وہ رہتی تھی۔ جبکہ وہ مالک اس میں سے اس کا حق (زکوٰۃ) ادا نہ کرتا ہو۔ وہ بکری اسے اپنے کھروں سے کچلے گی۔ اور اپنے سینگوں سے مارے گی"..... اور فرمایا۔ "تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن بکری کو اپنی گردن پر لاد کر نہ آئے۔ کہ وہ بکری چلاتی ہو۔ پھر وہ شخص مجھ سے کہے۔ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری شفاعت کیجئے۔ اور میں کہدوں۔ میں تیرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو حکم الٰہی پہنچا چکا۔ ایسا ہی کوئی شخص اونٹ کو اپنی گردن پر لادے ہوئے نہ آئے۔ کہ وہ اونٹ بول رہا ہو۔ پھر وہ شخص کہے۔ محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری شفاعت کیجئے۔ اور میں کہہ دوں کہ میں تیرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو حکم الٰہی پہنچا چکا"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ "اللہ جسے مال دے۔ اور وہ اس مال کی زکوٰۃ نہ دے۔ تو اس کا مال قیامت کے دن اس کے لئے اژدہا سانپ کی شکل کردیا جائے گا جس کے سر میں دو چتیاں ہونگی۔ وہ سانپ اس کا طوق بن جائے گا۔ جو اس کے دونو جبڑوں کو ڈسے گا۔ اور کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں"۔ پھر آپ نے اس آیۃ کی تلاوت فرمائی:۔ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ۔ "وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کے اپنے فضل سے دئیے ہوئے مال پر بخل کرتے ہیں۔ یہ خیال نہ کریں۔ کہ یہ بخل کرنا ان کے لئے اچھا ہے۔ یہ تو ان کے لئے برا ہے قیامت کے دن انکا وہ مال جس کا وہ بخل کرتے ہیں۔ ان کے گلے میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔ اور حقیقت تو یہ ہے۔ کہ زمین اور آسمان کی کل میراث اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو خوب خبر ہے اس کی جو تم کرتے ہو ؎

مالی عبادت

غرض مالی عبادت میں زکوٰۃ سب سے بڑا فرض ہے جس میں کوتاہی کرنا اپنے دین اور ایمان کو خطرہ میں ڈالنا ہے۔ مندرجہ بالا حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے میری شفاعت سے بھی حصہ نہیں پائینگے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سخت دن اور آفت کی گھڑی میں زکوٰۃ نہ دینے والے کو جبکہ وہ بکری یا اونٹ سے کچلا جارہا ہوگا یا سانپ سے ڈسا جارہا ہوگا۔ صاف الفاظ میں فرما دینگے "میں تیرے لئے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو حکم الٰہی پہنچا چکا"

جس طرح نماز ایک اہم فرض ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ بھی ایک اہم فرض ہے۔ اور جس طرح نماز میں فرائض کے ساتھ سنن اور نوافل ترقی درجات کے لئے ضروری ہیں۔ اسی طرح مالی عبادات زکوٰۃ کے ساتھ بھی اور عبادات ہیں۔ اور وہ صدقات ہیں۔ صدقات کو جاری رکھنے سے انسان کو ایک تو اہم فرض زکوٰۃ کی ادائگی میں غفلت نہیں ہوتی ہے۔ دوسرے صدقات سے انسان مراتب روحانی میں ترقی کرتا ہے۔ اور صدقہ بہت کمی اور کمزوریوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض بیبیوں نے آپ سے عرض کی کہ بعد از وفات سب سے پہلے آپ سے کون ملے گا۔ آپ نے فرمایا۔ "جس کا ہاتھ تم سب میں لمبا ہوگا"۔ جس پر اونہوں نے ایک بانس کا ٹکڑا لیکر ہاتھ ناپنے شروع کئے۔ تو سودہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ سب سے بڑا نکلا۔ مگر جب سب سے پہلے زینب رض بنت جحش کی وفات ہوئی۔ تو ہم لوگوں نے سمجھ لیا۔ کہ ان کے ہاتھ کی لمبائی صرف صدقہ تھا۔ جس کے ذریعہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہم سب سے پہلے ملیں۔ کیونکہ وہ صدقہ دینے کو دوست رکھتی تھیں ؎

رسول کریم کی سخاوت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور تمام اوقات سے زیادہ آپ رمضان میں سخی ہوجاتے تھے۔ جبکہ آپ سے جبرئیل علیہ السلام ملتے تھے۔ اور جبرائیل علیہ السلام آپ سے رمضان کی ہر رات میں ملتے تھے۔ اور آپ سے قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ تو یقیناً اس وقت آپ سخاوت میں ہوا سے بھی زیادہ تیز ہوجاتے تھے ؎

ثواب میں اعلیٰ صدقہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور ایک شخص نے سوال کیا۔ یا رسول اللہ! کونسا صدقہ ثواب میں زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ "تو اس حال میں صدقہ دے۔ کہ تو تندرست ہو۔ بخیل ہو۔ فقیری سے ڈرتا ہو۔ اور مالدار ہونے کی آرزو رکھتا ہو"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ "جب جان حلق میں پہنچ جائے گی۔ تو اس وقت تو کہے گا۔ اتنا مال فلاں شخص کو دینا۔ اتنا فلاں شخص کو۔ حالانکہ اس وقت تو وہ مال فلاں شخص کا ہی ہوچکا ہوگا"

صدقہ کی مقدار

صدقہ دینے کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ بڑی بڑی رقم صدقہ میں دی جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:۔ "ایک مرتبہ ایک عورت آئی۔ جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں تھیں۔ اس وقت میرے پاس ایک چھوہارے کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے وہی چھوہارا اسے دیدیا"۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "جو شخص پاک کمائی میں سے ایک چھوہارے کے برابر بھی صدقہ دیتا ہے (اور اللہ پاک چیزوں کو قبول فرماتا ہے) تو اللہ اس (چھوہارے) کو اپنے دائیں ہاتھ میں لے لیتا ہے۔ پھر اس کو اس صدقہ دینے والے کے لئے بڑھاتا ہے۔ جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچے کو (پال کر) بڑھاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ چھوہارا پہاڑ کے مثل ہوجاتا ہے ؎

عورتیں اور صدقہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ دینے کی تعلیم جس طرح مردوں کو دی ہے اسی طرح عورتوں کو بھی دی ہے۔ چنانچہ عورتوں کو بھی صدقہ دینے کا حکم ہے۔ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ "جو عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے صدقہ دے۔ بشرطیکہ اس کی نیت گھر بگاڑ دینے کی نہ ہو۔

تو جو کچھ صدقہ دیگی - ضرور اس کا ثواب ملیگا - اور اس کے شوہر کو بھی بسبب کمانے کے ثواب ملیگا ...."

صدقہ گو زکوٰۃ کی طرح معین صورت میں فرض نہیں ہے لیکن ہر انسان مرد اور عورت کو صدقہ دینے کی اس قدر تاکید ہے اور صحابہ کا اس پر ایسا عمل ہے - کہ ہر مسلمان کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے - کہ کچھ نہ کچھ صدقہ دیتے رہنے کی ضرور عادت ڈالے ؛

صدقہ دینے سے جی چرانے والے

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں - کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب ہمیں صدقہ کا حکم دیتے تو کوئی شخص ہم میں سے بازار کی طرف جاتا اور بوجھ لادتا - تو (جب) مزدوری میں ایک مُد (غلہ وغیرہ) مل جاتا (اسی کو صدقہ میں دیدیتا) ...."

مگر آج یہ حالت ہے - کہ بعض لوگوں کے پاس ہزاروں روپیہ موجود ہیں - مگر صدقہ دینے سے جی چراتے ہیں -

محبوب چیز کا صدقہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے - کہ مدینہ میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس باغات کی قسم سے سب انصار کی نسبت زیادہ مال تھا - لیکن ان تمام باغوں میں ایک باغ "بیرحاء" نامی مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تھے - اور اس کا خوشگوار پانی پیتے تھے - جب یہ آیۃ نازل ہوئی - لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون تو ابو طلحہ رض رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہو گئے - اور عرض کی یا رسول اللہ صلعم! اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے لن تنالوا البر حتیٰ تنفقوا مما تحبون - اور بے شک مجھے اپنے سب مالوں میں زیادہ محبوب بیرحاء ہے - اب وہ خدا کے لئے صدقہ ہے - میں اس کے ثواب کی اللہ کے ہاں اُمید رکھتا ہوں - پس یا رسول اللہ صلعم! آپ اس کو جہاں مناسب سمجھئے - صرف کیجئے ......"

احمدی احباب سے خطاب

احباب کرام! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی کے شرف سے بہرہ اندوز ہو کر ہم سب کی آرزو ہے - کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرین منہم کے درجات اپنے فضل سے عطا فرمائے - اور ہم صحابہ کے زمرہ میں داخل کئے جائیں ؛

مذکورہ بالا احادیث کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم زکوٰۃ و صدقات سے کچھ حصہ آپکے سامنے پیش کیا گیا ہے - اور اُمید کی گئی ہے کہ آپ اس سے فائدہ اُٹھائینگے - اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے زکوٰۃ کی ادائگی پر قائم فرمائے - اور صدقات دیتے رہنے کی عادت ڈالے - اور ہمیں بچائے اس سے کہ زکوٰۃ نہ دیا ہوا مال ہمارے گلوں میں سانپ بن کر طوق پڑے - اور رحمۃ للعالمین جیسی ذات بھی ہم سے بیزار ہو کر فرمائے - کہ میں تیرے واسطے کبھی بات کا اختیار نہیں رکھتا - میں تو حکم الہیٰ پہنچا چکا"

مالی عبادات میں زکوٰۃ سب سے بڑا اور سب سے اہم فرض ہے اور مسلمان بالعموم عادتاً اس فرض کو بالکل ہی بھلا بیٹھے ہیں - اور انکو مطلق پرواہ نہیں ہے - کہ قیامت کے دن ان کا یہ مال جس پر زکوٰۃ دینا اس وقت ان کو دو بھر معلوم ہوتا ہے - ان پر کیا مصیبت لائیگا - خود اس دنیا میں ان کا یہ حال ہے کہ دنیا کی ساری قوموں کے پاس مال اور دولت ہے - لیکن ان کی دولتیں چھن چکی ہیں - اور روز بروز چھن رہی ہیں - پس احمدی جماعت کے لئے بڑے خوف کا مقام ہے - ہر احمدی مرد اور عورت کو چاہیئے - وہ اپنے تمام مال پر غور سے نظر ڈالے - اور احتیاط سے زکوٰۃ کا حساب کرکے ادا کر دے -

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :-

"بعض لوگ زکوٰۃ دیتے ہیں - مگر اس بات کا خیال نہیں رکھتے کہ یہ روپیہ حلال کی کمائی سے ہے یا حرام کی کمائی سے ہے دیکھو اگر ایک کتا ذبح کیا جائے - اور اس کے ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر بھی کہا جائے - ایسا ہی ایک سوٴر لوازمات ذبح کے ساتھ مارا جائے تو وہ کتا یا سوٴر کیا حلال ہو جائیگا - وہ تو بہر حال حرام ہی ہے زکوٰۃ تو تزکیہ سے نکلی ہے - اس کے ذریعہ مال پاک ہو جاتا ہے - کہ انسان حلال کی روزی حاصل کرتا ہے - اور پھر اس کو دین کی راہ میں خرچ کرتا ہے - انسانوں میں اس قسم کی غلطیاں ہیں کہ اصلی حقیقت کو نہیں پہچانتے - ایسی باتوں سے دست بردار ہونا چاہیئے - ارکان اسلام نجات دینے کے واسطے ہیں" مگر ان غلطیوں سے لوگ کہیں کے کہیں چلے جاتے ہیں ؛

جس طرح زکوٰۃ حلال کی کمائی سے دینی لازم ہے - اسی طرح زکوٰۃ امام وقت کے ذریعہ غربا میں تقسیم ہونی ضروری ہے - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ زکوٰۃ کا روپیہ بھی قادیان آنا چاہیئے ؛

عبدالمغنی - ناظر بیت المال قادیان

قابل توجہ جناب پوسٹماسٹر جنرل صاحب پنجاب

قادیان کا ڈاک خانہ خدا کے فضل سے روز مرہ ترقی کر رہا ہے اور اس میں اس قدر کام ہے - کہ سب پوسٹماسٹر کے علاوہ دو کلرک بمشکل اپنا کام ختم کرتے ہیں - سب سے زیادہ تو اخبارات کا کام ہے - الفضل ہفتہ میں دوبار - احمدیہ گزٹ - مصباح - سن رائز اور نور مہینے میں دو بار - فاروق ہفتہ وار - ریویو آف ریلیجنز ماہوار اسکے علاوہ سینکڑوں پیکٹ اور ہزاروں چٹھیاں پوسٹ ہوتی ہیں - اشاعتی کام کی وجہ سے بہت سے ٹریکٹ اور پمفلٹ سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں آئے دن ڈیسپیچ ہوتے ہیں - وی پی اور منی آرڈر کا کام الگ ہے - باوجود اس کے ڈاک کی آمد و رفت ابھی تک دن میں ایک ہی بار ہے - جو دو بار ہونی چاہیئے - بلحاظ آبادی قادیان تین میل کے طول میں پھیلا ہوا ہے - دو چٹھی رساں پورے نہیں آسکتے - ڈاک کی روانگی کا وقت پہلے ساڑھے تین بجے تھا - اب آہستہ آہستہ ۲½ بجے تک پہنچ گیا ہے - ساڑھے دس بجے سے لیکر ایک بجے تک تو چٹھی رساں ڈاک کی تقسیم ہی سے فارغ نہیں ہوتے - اس لئے ضروری خطوط کے جواب بھی اسی روز نہیں دئے جاسکتے - یہ بہت بڑے نقص اور حرج کی بات ہے اس کے علاوہ اخبارات کی اشاعت اور ترقی کا دارومدار تازہ خبریں کے مہیا کرنے پر ہے - مگر ڈاک کی روانگی کے اوقات ایسے ہیں کہ ہمیں اخبار کی آخری کاپی دو دن پہلے لکھوانی پڑتی ہے ایک دن تو اول چھپتی ہے - اور پھر تیسرے روز دس بجے ڈاک خانہ میں تیار کرکے دیتے ہیں - اور تیسرے روز شام تک اخبار صرف بٹالہ سٹیشن پر پہنچتا ہے - اگر افسران محکمہ ڈاک - قادیان سے بٹالہ تک ڈاک بذریعہ موٹر لے جانے اور لانے کا انتظام کر دیں - تو بہت حد تک یہ شکایت رفع ہو سکتی ہے - کیونکہ موٹر ۴۵ منٹ میں بٹالہ پہنچ جاتی ہے - اگر ڈیڑھ گھنٹہ وقت ٹھیکیدار ڈاک کو دیا جائے - تو ساڑھے تین بجے ڈاک یہاں سے روانہ ہو سکتی ہے اور چھ بجے بٹالہ سے روانہ ہو کر سات بجے قادیان پہنچ سکتی ہے - اس طرح پر خطوط کا جواب بھی روانہ ہو سکے گا - اخبارات کو بھی کچھ سہولت ہو جائیگی - سردست چونکہ سارٹ یہیں ہوتا ہے اس لئے ڈاک خانہ ۹ بجے صبح تک اخبارات طلب کرتا ہے - جس کا مطلب یہ ہے - کہ اخبار ایک روز اول چھپ کر فولڈ ہو کر تیار ہو - اور صبح صبح ڈاک خانہ پہنچ جائے (باوجود اس کے شام تک صرف بٹالہ پہنچے) آج کل کئی موٹریں قادیان اور بٹالہ کے درمیان چلتی ہیں - اس لئے ٹھیکہ کا انتظام بسہولت ہو سکتا ہے - اور مجھے اُمید ہے - کہ ڈاک خانہ والوں کو موجودہ روپے سے زیادہ بھی نہیں دینا پڑے گا - صرف ٹھیکہ اسے دیا جائے - جو گھنٹے ڈیڑھ گھنٹے میں ڈاک کے لانے - لیجانے کا معاہدہ کرے -

دوم - ڈاک خانہ اخبارات کو چھ گھنٹے روانگی ڈاک سے قبل اس لئے طلب کرتا ہے - کہ اس کے پاس مہریں لگانیوالا ایک ہی شخص ہے - جو بارہ بجے لیٹر بکس کھولنے چلا جاتا ہے - اس لئے ایک بکرا اور ضرور ملنا چاہیئے - جس کا کام اخباروں و پیکٹوں کو سٹیمپ کرنا ہو - اس صورت میں اخبارات ایک بجے تک بھیجدئے جا سکینگے ؛

اُمید ہے - کہ ان معروضات بالا پر پوری توجہ دی جائیگی - اور یکم اپریل سے ڈاک موٹر پر آیا جایا کرے گی - اور ڈاک کی آمد کا وقت ۸ بجے صبح اور روانگی کا تین ساڑھے تین بعد ظہر کر دیا جائے گا ؛

ناظم طبع و اشاعت قادیان

آنکھوں کی حفاظت کرو

جس طرح ہماری ساختہ شہرہ آفاق دوا اکسیر البدن تمام جسمانی کمزوریوں کیلئے تریاق ثابت ہو رہی ہے ٹھیک اسی طرح ہمارا ساختہ موتی سُرمہ بھی ضعف بصر ککرے۔ خارش چشم جلن پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیا بند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو رہا ہے۔ قیمت فی تولہ صرف دو روپیہ آٹھ آنہ محصولڈاک علاوہ۔

ایک ڈاکٹر کی شہادت

جناب ڈاکٹر محمد صدیق صاحب جنرل ہسپتال اکیاب (برما) سے لکھتے ہیں۔ کہ پہلے آپ کا سرمہ بعض مریضوں کو منگوا کر دیا۔ نہایت مفید پایا۔ اب میرے لئے ضرورت ہے۔ ایک تولہ بہت جلد بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

تندرستی کی قدر کرو!

جس طرح ہمارا مقبول عام موتی سرمہ رجسٹرڈ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہو رہا ہے ٹھیک اسی طرح ہماری ساختہ اکسیر البدن رجسٹرڈ نزلہ زکام۔ کھانسی۔ پٹھوں کی مضبوطی۔ صالح خون پیدا کرنے ہاضمہ کو قوی بنانے۔ جسم کو چست۔ دل میں نئی امنگ اور اعضاء میں نئی ترنگ۔ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنے میں اکسیر ثابت ہو رہی ہے۔ ایک ماہ کی خوراک صرف پانچ روپے۔ محصولڈاک علاوہ۔

تازہ شہادت: جناب بابو غلام محمد صاحب اختر پارسل کلرک پشاور صدر سے لکھتے ہیں۔ کہ میں نے اکسیر البدن کو استعمال کیا۔ بیحد مفید پایا۔ اسکا اثر سب مقوی دواؤں سے جس قدر آج تک میں نے دیکھیں۔ افضل ہی ہے۔ لہذا ایک ماہ کی خوراک بہت جلد میرے دوست جناب قاضی صاحب کے نام بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان۔ ضلع گورداسپور۔

بے نظیر مترجم حمایل شریف

اور

معرّا حمایل شریف

محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور کرم سے ہم نے دو حمائلیں مترجم اور معرا تیار کی ہیں۔ جو کسی تعریف کی محتاج نہیں ہیں۔ لکھائی نہایت اعلےٰ چھپائی عمدہ اور پاکیزہ کاغذ بہترین زرد اور سفید قسم اعلیٰ حجم نہایت ہی موزون عمدہ پسندیدہ۔ موٹائی معرا ایک انچ اور موٹائی مترجم سوا انچ۔ ترجمہ بے نظیر مع ضروری نوٹ مترجمہ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب مفسر قرآن مجید۔ اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ یقیناً اس سے قبل ایسی معرا اور ترجمہ والی حمائل نہیں چھپی تھی۔ اور نہ چھپی۔ صرف ایک آنہ ڈاک کا ٹکٹ بھیجکر نمونہ برائے ملاحظہ وصول فرمائیں۔ پھر اگر پسند آجائیں تو حکم بھیجدیں۔ جتنی زیادہ منگوائیں گے رعایت کے ساتھ مل جائیگی۔ قیمت معرا عہ کاغذ زرد بلا جلد قیمت معرا عہ کاغذ سفید اعلیٰ بلا جلد قیمت مترجم:۔ بلا جلد ہے۔ ساڑھے تین روپیہ۔ جلد ۸ سے لیکر دس روپیہ تک حکم آنے پر بنائی جاتی ہے۔

نوٹ:۔ دس حمائلوں کے خریدار کو ایک حمائل مفت دی جاتی ہے۔

المشتہر

محمد اسمٰعیل محمد عبداللہ تاجران کتب قادیان ضلع گورداسپور

ہمارا دعویٰ ہے!

کہ ہماری کتاب صابون سازی کے ہندوستان بھر میں کوئی کتاب آج تک ایسی نہیں چھپی۔ جو انگریزی دیسی ادنیٰ اعلیٰ خوشرنگ خوشبودار کچے اور پکے بیسیوں قسم کے صابون گھر بیٹھے بٹھائے سکھا کر ایک بے روزگار یا قلیل آمدنی والے کے لئے تھوڑے ہی عرصہ کے اندر سینکڑوں روپے ماہوار کمانے کی راہ کھولدے۔ لطف یہ کہ یہ طریقے بالکل سہل اور آسان۔ چاہو تو چند گھنٹوں میں سینکڑوں روپیہ کا مال تیار کر لو۔ جس میں بلا مبالغہ دگنا فائدہ ہے۔ غرضیکہ صابون سازی کے تمام خفیہ راز کا پول اس چھوٹی سی کتاب میں بالکل کھول دیا گیا ہے۔ جن کا اظہار صابون بنانے والے اپنے لئے موت سمجھتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ بلا دلیل نہیں۔ سُنیئے جناب نور خان صاحب سابق تھانیدار دینا ضلع جہلم تحریر فرماتے ہیں "کتاب بے مثل ہے۔ جسقدر انگریزی دیسی صابون درج ہیں۔ فی الواقع عمدے بڑے سستے خوشبودار تیار ہوتے۔ یہ کتاب ضرور گھروں میں رکھکر عورتوں کو صابون سازی سکھلا دی جاتے۔ بابو صاحب اپنے فن میں خوب ماہر ہیں"۔ جناب حکیم عبدالعزیز خان صاحب انسپکٹر مدارس تحریر فرماتے ہیں "بابو محمد صدیق صاحب انگریزی دیسی صابون سازی کے پورے ماہر ہیں۔ صابون کی اتنی قسمیں جانتے ہیں۔ کہ دیکھ کر عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ واقعی ایسے ماہر اور صادق انسان دنیا میں کم ملتے ہیں"۔ جناب ضیاء الدین احمد صاحب وکیل جھنگ تحریر فرماتے ہیں "آپ کی کتاب نہایت اعلیٰ ہے۔ ایک ہی نسخہ آزمایا۔ جو تسلی بخش ثابت ہوا"۔ حافظ چمن صاحب ساگر سے تحریر فرماتے ہیں "بندہ نے اپنے دل میں آپ کو استاد کامل مان لیا ہے۔ نسخہ آزمایا۔ بفضلہ درست نکلا۔ احسانات کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا"۔

کیا اب بھی کوئی شک باقی ہے۔ یہ بے نظیر ہنر ضرور سیکھیئے۔ جو مالا مال ہونے کا ذریعہ ہے۔ یہ کتاب دس روپیہ میں فروخت ہو چکی ہے۔ مگر اب اس کی قیمت صرف پانچ روپیہ ہے۔ یہ دعویٰ غلط ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام دیا جائیگا۔

مزید خط و کتابت کیلئے واپسی خط آنا ضروری ہے۔

ملنے کا پتہ

محمد صدیق احمدی صابون سکول ماسٹر معرفت کراؤن سوپ کمپنی چونی منڈی۔ لاہور۔

ماہ رمضان المبارک میں
خاص رعایت
قرآن شریف حمائل مترجم اور معرّا و تفسیر القرآن

میں مندرجہ ذیل حمکن سے ممکن رعایت کی گئی ہے اسکی میعاد یکم ماہ شوال تک ہے ۔ امید ہے کہ کلام الہٰی کے شائقین اس نادر موقعہ سے ضرور مستفید ہوں گے :

	اصلی قیمت	رعایتی
(۱) قرآن شریف بخط جلی تقطیع کلاں مجلد چرمی تقریباً ۱/۲ ۱ فٹ لمبا اور ایک فٹ چوڑا ۔	لعہ	لیے
(۲) حمائل شریف تقطیع کلاں بطرز یسرنا القرآن جو بچے اور بوڑھے باآسانی پڑھ سکتے ہیں ۔ مجلد کپڑا ۔	تجا	عیہ
۔۔ مجلد چرمی سنہری کی قیمت عہ ۔ رعایتی قیمت اور زیادہ سمجھ لیں ۔		
(۳) حمائل شریف تقطیع جیبی مجلد کپڑا سنہری ۔	عمر	۱۰ر
۔۔ ۔۔ مجلد چرمی سنہری دو قسم عہ ۔ عیہ زیادہ سمجھ لیں ۔		
(۴) حمائل شریف مترجم از حافظ روشن علی صاحب مع مفید نوٹ وغیرہ ۔ مجلد کپڑا ۔	ابے ۱۰ر	تجار
(۵) تفسیر القرآن حیدر آبادی مرتبہ از نوٹ حضرت خلیفۃ اول	سے	تجار
(۶) کلید قرآن مع لغات القرآن و صرف نحو ۔	عیہ ۱۰ر	۱۴ر
(۷) نماز مترجم مجلد سنہری	ار	ر
(۸) اسباق القرآن	۸ر	۶ر
(۹) تفسیر خزینۃ الفرقان از ۲ پارہ - ۵ پارہ ۔	ہنعہ ۵ر	صہ

از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

کتاب گھر قادیان

اشتہارات

رشتہ کی ضرورت

ایک احمدی دوست کو رشتہ کی ضرورت ہے تنخواہ ایک سو دس روپے ماہوار ۔ بائیس ہزار روپیہ کی حقیقت کے مالک ہیں ۔ علاوہ اس کے دس بارہ ہزار روپیہ سرمایہ ہے ۔ عمر ۴۲ سال ۔ تندرستی اچھی ۔ قوم کے سید کوئی اولاد نہیں ۔ دہلی اطراف دہلی میں شادی پسند ہے ۔ لڑکی تعلیم یافتہ ذات اچھال الدین ہو ۲۵ سال تک بیوہ یا کنواری

ش معرفت اکمل قادیان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۔

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم ترنتارن

سوہن سنگھ ولد ایسر سنگھ جٹ ساکن چونڈہ تحصیل ترنتارن مدعی

بنام

امام الدین ولد نور الدین ارائیں ساکن چونڈہ پرگنہ ترنتارن مدعا علیہ

دعویٰ ۲۵/- بروئے پرونوٹ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی امام الدین مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ و دانستہ گریز کرتا ہے ۔ اور روپوش ہے ۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام امام الدین مدعا علیہ مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر امام الدین مذکور بتاریخ ۲۴ ؍ ۴ بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا ۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی ۔ آج بتاریخ ۱۲ ماہ مارچ ۱۹۲۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ۔ ۱۲ ؍ ۳

(مہر عدالت)

دستخط حاکم ۔

اطبّاء سے استفسار اور مشورہ

میرے ایک بچہ کو جسکی عمر ڈھائی سال کی ہے ۔ گذشتہ اگست میں آشوب چشم اور سر میں درد جسکو بل کہتے ہیں ۔ ہوا ۔ اسوقت اسکی عمر قریباً دو سال کی تھی ۔ آنکھ میں سرخی تھی ۔ ہفتہ عشرہ کے بعد آنکھ میں سفیدی ظاہر ہوئی ۔ علاج سے درد اور سرخی جاتی رہی لیکن سفیدی بڑھتی گئی اور تیلی کو گھیر لیا ۔ نظر بند ہو گئی ۔ علاج سے سفیدی چہار طرف سے سکڑ کر درمیان میں آگئی ۔ سیاہی نمودار ہو گئی لیکن درمیان سے اسقدر اونچی ہو گئی ۔ کہ آنکھ پورے طور پر بند نہیں ہوتی تھی کچھ دن وہ دوا چھوڑ دی گئی تو سفیدی پھر پھیل گئی ۔ اور زیادہ اونچی ہو کر مثل ٹینٹ کے ہو گئی ۔ اب درد یا سرخی نہیں ہے ۔ اپریشن کا مشورہ دیا جاتا ہے ۔ مگر بچہ کی عمر بہت چھوٹی ہے ۔ ناظرین الفضل سے گذارش ہے ۔ کہ اگر کسی کو اس کا علاج معلوم ہوا ۔ تو براہ مہربانی نسخہ یا دوا معہ ترکیب کے میرے پاس بھیجکر مشکور فرمائیں اور قیمت لکھدیں میں بھیجدونگا ۔ یا بذریعہ وی پی روانہ فرمادیں یہ بھی مشورہ دیں ۔ کہ اپریشن کرانا مفید ہوگا ۔ اور اس عمر کے بچہ کا کرانا مناسب ہے ۔ اور اپریشن سے اس قسم کا پھولا جاتا رہتا ہے ؟

خاکسار حبیب الرحمٰن ۔ از حاجی پورہ ڈاکخانہ پھگواڑہ

حب اکھٹرا اکسیر اکھٹرا
محافظ اکھٹرا گولیاں رجسٹرڈ

جن کے بچے چھوٹے ہی فوت ہو جاتے ہیں ۔ یا وقت سے پہلے حمل گر جاتا ہے ۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہیں ۔ اس کو عوام اکھٹرا کہتے ہیں ۔ اس مرض کے لئے مولانا مولوی نورالدین صاحب شاہی حکیم کی مجرب حب اکھٹرا اکسیر کا حکم رکھتی ہیں ۔ یہ گولیاں آپ کی مجرب و مقبول و مشہور ہیں ۔ یہ ان گھروں کا چراغ ہیں ۔ جو اکھٹرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں ۔ وہ خالی گھر آج خدا کے فضل سے بچوں سے بھرے ہوئے ہیں ۔ ان لاثانی گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت اکھٹرا کے اثرات سے بچا ہوا پیدا ہو کر والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے ۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ عہ ۔ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک قریباً ۹ تولہ خرچ ہوتی ہیں ۔ جو ایک دفعہ منگوا لینے پر فی تولہ ایک روپیہ (عہ) لیا جائیگا ۔

المشتہر

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان پنجاب

مشہدی لونگیاں نہایت سستی
تخفیف

مشہدی لونگی ریشمی عہ ۔ رنگ چینا و سیاہ و بسلیٹی ۶ گز ۔ قیمت ۵ عہ ۔ ۵ گز ۔ ۶ گز ۔ گز للعہ ۔ کلہہ زرین تجار ۔ دوپٹہ زنانہ ریشمی لمبائی ۳ گز ۔ قیمت للعہ ۔ ساڑھی ریشمی بھوسلدار ۵ گز ۔ ریشمی رومال فی عدد ۱۰ آنہ ۔

ملنے کا پتہ

فیضل ٹریڈنگ کمپنی کلاتھ مینوفیکچرر لودھیانہ پنجاب

اشتہار آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ۔

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم ترنتارن

سوہن سنگھ ولد نہال سنگھ راجپوت پیشہ زرگری ساکن پینہ کلاں تحصیل ترنتارن

بنام

امام الدین ولد چوغطہ ساکن گوٹھی ریاست مہاراجہ صاحب کپور تھلہ مدعا علیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی امام الدین مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے ۔ اور روپوش ہے اسلئے اشتہار ہذا بنام امام الدین مذکور زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر امام الدین مذکور بتاریخ ۲۰ ؍ ۴ بمقام ترنتارن حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ اصالتاً یا وکالتاً نہیں کریگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی ۔ آج بتاریخ ۱۵ ؍ ۳ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا ۔

(مہر عدالت)

دستخط حاکم ۔

ہندوستان کی خبریں

نئی دہلی ۱۷ر مارچ ۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے دو قرار دادیں پاس کیں ۔ جن میں سے ایک حادثہ پوناہیلیا ۔ اور دوسری فساد اندور کے متعلق تھی ۔ دونوں قرار دادوں میں حکام کے طرز عمل کے خلاف اظہار نفرت وحقارت کیا گیا ۔ اور حکومت بنگال وحکومت اندور پر زور دیا گیا ۔ کہ وہ واقعات کی تحقیق کے لئے ایک خود مختار وغیر جانبدار مجلس مقرر کریں ؎

صرف کلکتہ شہر میں ہی ۳۰۲۷ ان لڑکیوں کی شادی ہو چکی ہے ۔ جن کی عمر ایک سال سے دس سال کے درمیان ہے اس میں ۴۰،۱۳۰ لڑکیاں مسلمانوں کی ہیں ؎

تیراہ کے علماء اہل سنت نے اہل تشیع کے متعلق اعلان عام کر دیا ہے ۔ کہ انہیں جہاں پاؤ ۔ جس جگہ دیکھو ۔ قتل کر دو ۔ اس حکم کی تعمیل پر عملی لبیک بھی ہو چکی ہے ؎

سرینگر ۱۵ر مارچ ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ پرانی کونسل بالکل توڑ دی گئی ہے ۔ اور اس کونسل کی جگہ کچھ منسٹر مقرر کئے گئے ہیں جو حکومت کا کاروبار چلائیں گے ۔ سینئر منسٹر سر ایلبئین بنرجی ہوں گے ۔

ہردوار ۱۸ر مارچ ۔ پنڈت اندر کے پاس جو سوامی شردھانند کے صاحبزادہ ہیں ۔ مسٹر شاہ پورجی سکلتوالا نے مندرجہ ذیل تار بھیجا ہے ۔ اس وقت دہلی میں آپکی غیر موجودگی کا مجھے افسوس ہے ۔ میں نے جہاز پر سے آپکی خدمت میں جو استدعا کی تھی ۔ میں اسے آج پھر دہرا رہا ہوں ۔ آپ براہ عنایت اپنے محترم والد کے قاتل کو پھانسی سے بچانے کی کوشش کی رہنمائی کیجئے ۔ پنڈت جی نے اس کا جو جواب دیا ۔ وہ حسب ذیل ہے ۔ آپکا تار ملا ۔ ملزم ہائیکورٹ میں اپیل کر رہا ہے ۔ ہائیکورٹ کے فیصلے سے پہلے رحم خسروانہ کی اپیل کرنی قبل از وقت ہے ۔ اگر حالت یہی رہی تو میں ہائیکورٹ کے فیصلہ کے بعد درخواست دیدوں گا ؎

ولایت کی مشہور میریلبون کرکٹ کلب کی جو ٹیم ہندوستان میں قریباً چار ماہ کا دورہ لگا کر اور بڑے بڑے شہروں میں کرکٹ کے میچ کھیل کر واپس گئی ہے ۔ اس کے کپتان مسٹر گلیگن نے ایک اخبار کے قائم مقام سے اپنی سیاحت ہند کے تاثرات بیان کرتے ہوئے ہندوستانی ریلوے کی نسبت یہ رائے ظاہر کی ہے ”جن گاڑیوں میں ہم نے سفر کیا ہے ۔ ان کی حالت بعض اوقات ردی اور شرمناک پائی گئی ۔ ایسا معلوم ہوتا تھا ۔ کہ ہمیں بدترین گاڑیاں دی گئیں ۔ اور وہ ہرگز اس قابل نہ تھیں کہ ان میں بھیڑ بکریاں (بھی) سفر کرتیں ۔ بعض موقعوں پر ہم نے یہ دیکھا ۔ کہ گاڑیوں کو کئی روز سے صاف نہیں کیا گیا ۔ مجھے اپنے سفر میں شکایت ہے ۔ تو اسی بات کی ؎

حیدرآباد سندھ میں سشن جج نے ایک شخص پرتاب کو اور اس کی بیوی کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا دی ہے ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پرتاب نے اپنی بیوی کو بہن بنا کر ایک دوسرے شخص کرپال کے ہاتھ بیچ ڈالا اور ڈیڑھ ہزار روپیہ لے لیا ۔ عورت ایک ماہ کرپال کے پاس رہی ۔ موقعہ پا کر مع زیورات کے بھاگ کر اپنے پہلے خاوند کے پاس آگئی ۔ اب دونوں جیل بھیج دیئے گئے ہیں ۔

ممالک غیر کی خبریں

بیڈفرڈ ۱۶ر مارچ ۔ وزارت بحری کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ’ بی ۶ ‘ آبدوز کشتی ۲۷ گھنٹے تک پانی میں ڈوبی رہی ۔ اور اس کے بعد بالکل اچھی حالت میں اپنی جگہ پر واپس آگئی ۔

حال میں ”نارتھ کلف ہاؤس“ کے نام سے لنڈن میں ایک نیا مطبع قائم ہوا ہے ۔ جس میں انگلستان کا مشہور اخبار ”ڈیلی ڈسپیچ“ چھپا کرے گا ۔ اس مطبع کی تمام مشینوں کے چلانے کے لئے ایک ایک سو ہارس پاور کی اٹھارہ موٹریں لگائی گئی ہیں ۔ اور یہ مشینیں بیس یا چوبیس صفحے کے ڈیلی ڈسپیچ کی کم وبیش ڈیڑھ دو لاکھ کاپیاں ایک گھنٹہ میں چھاپ لیا کریں گی ۔ مطبع میں چھپائی ۔ کٹائی ۔ صفحات کی گنتی اور ترتیب وغیرہ کا سارا کام مشینوں کے ذریعہ سے ہو گا ۔ بلکہ چھاپہ خانہ والے کمرے سے اخبار دارالاشاعت میں جو بالائی منزل پر واقع ہے ۔ انسانی امداد کے بغیر پہنچ جایا کرے گا ۔ اخبارات وجرائد کی طباعت کا یہ ادارہ اس وقت دنیا بھر میں عدیم النظیر ہے ۔

لنڈن ۱۶ر مارچ ۔ ڈاکٹر وارونوف نے فرونغ رائیورا میں بھیڑوں پر عمل جراحی کا تجربہ کرنے کے بعد یہ رائے قائم کی ہے ۔ کہ اس طریق علاج سے انسانوں کی عمر ۱۲۵ سے ۱۴۰ تک بڑھائی جا سکتی ہے ۔ اور انسان پر صرف آخری تین مہینوں میں بڑھاپا آیا کرے گا ۔ اور موت ناگہاں اور تکلیف کے بغیر آجایا کرے گی ۔

ٹوکیو ۱۵ر مارچ ۔ نائب وزیر امور داخلہ نے ان اضلاع کا جن میں زلزلہ آیا تھا ۔ بنفس نفیس معائنہ کرنے کے بعد اعلان کیا ہے ۔ کہ ۲۸۶۴ مقتول اور ۳۵۴۱ مجروح ہوئے ۔ یہ تعداد عام آبادی کا ½ ۱۷ فی صدی حصہ ہے ۔ ۸۳ فیصدی عمارت جزوی طور پر یا پورے طور پر تباہ ہوئی ہیں ۔ ان عمارتوں میں ۱۲۵۹ کارخانے بھی داخل ہیں ۔ مالی نقصان کا اندازہ دس کروڑ ین کیا گیا ہے ۔

رگبی ۱۸ر مارچ ۔ اعلیٰ تعلیم پر پانچ کروڑ تیس لاکھ پونڈ کے مصارف کا تخمینہ کیا گیا ہے ۔ جو سال گذشتہ کے تخمینہ کی نسبت ۱۷۴۰۰۰ پونڈ زیادہ ہے ۔ طلبار کے وظائف کے لئے دو لاکھ پونڈ اور اساتذہ کی پنشنوں کے لئے چالیس لاکھ پونڈ سے زیادہ کا تخمینہ کیا گیا ہے ۔

رگبی ۱۸ر مارچ ۔ احرار کی فوجوں اور پیکن کی فوجوں میں شدید جنگ شروع ہو گئی ہے ۔ صورت حالات تشویشناک ہو گئی ہے ۔ چونکہ صحیح خبریں بالکل نہیں آرہی ہیں ۔ تاہم یہ خیال کیا جاتا ہے ۔ پیکن کی حکومت نانکنگ کو پھر واپس لینے کے لئے اپنی قوت مجتمع کر رہی ہے ۔ یانگسی کے مغربی ساحل اور دوہو کے مابین دست بدست جنگ شروع ہو رہی ہے ۔

لنڈن ۱۷ر مارچ ۔ ”کرسچین اکوائرر“ کے ایڈیٹر اور نسٹ وکٹر سٹڈی کا جن پر اللہ تعالیٰ کے خلاف توہین آمیز کلمات لکھنے کے الزام میں مقدمہ چلایا گیا تھا ۔ کہ جرم ثابت ہو چکا ہے ۔ لیکن سزا کا اعلان ابھی نہیں کیا گیا ۔ جج نے کہا ۔ کہ ہم اس کی اجازت دیتے ہیں ۔ کہ خدا اور انجیل سے انکار کیا جائے ۔ لیکن یہ انکار لازمی طور پر ایسے مؤدبانہ الفاظ میں کیا جائے جو اس موضوع سے مناسبت رکھتے ہوں ۔ اس لئے کہ خدا اور انجیل ملک کے قریباً ہر ایک شخص کے لئے مقدس ہیں ۔

ایک آریہ سماجی خاندان کا قبول اسلام

شیخ نیاز احمد صاحب کراچی سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں ایک آریہ میاں بیوی نے جن کے نام دہرم ویر اور شانتی دیوی تھے ۔ آریہ سماجی اصول سے متنفر ہو کر انجمن احمدیہ کے ذریعہ اسلام قبول کیا ۔ مبارک احمد ۔ اور حمیدہ ان کے نام رکھے گئے ۔ احباب سے درخواست دعا ہے ؎

نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

آنیوالی ایسٹر کی رخصتوں کے لئے آنے اور جانے کے سو میل سے زیادہ فاصلہ کے لئے تمام نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سٹیشنوں پر ۱۴ر اپریل ۱۹۲۷ء سے لیکر ۱۸ر اپریل تک حسب ذیل شرح پر واپسی کے رعایتی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے ۔ جو ۲۶ر اپریل ۱۹۲۷ء تک کارآمد ہو سکیں گے ؎

اول ودوم درجہ	ایک طرف کا پورا اور دوسری طرف کا ایک تہائی کرایہ
درمیانہ درجہ	ایک طرف کا پورا ۔ اور دوسری طرف کا نصف کرایہ ؎

این ڈبلیو ۔ ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس
لاہور مؤرخہ ۲۳ر فروری ۱۹۲۷ء
دستخط ڈی ۔ ایچ ۔ بولتھ برائے ایجنٹ ؎

(منشی عبدالرحمٰن کشمیری قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے قادیان سے شائع کیا ۔)